اسرار
زیارت اربعین

مؤلف

حجۃ الاسلام مولانا محمد حجت صاحب قبلہ

ناشر

ادارۂ اصلاح مسجد دیوان ناصر علی مرتضیٰ حسین روڈ لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۰۳

فون وفیکس: 0091 522 4077872

E-mail: islah_lucknow@yahoo.co.in, www.islah.in

مشخصات

نام کتاب	:	اسرارزیارت اربعین
مؤلف	:	الحاج مولانا محمد حجت صاحب قبلہ قمی
صفحات	:	۹۶
سنہ طباعت	:	اپریل 2017
کمپوزنگ	:	محمد حیدر قمی
مطبوعہ	:	امپریشن آفسیٹ پریس، لکھنؤ
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	30/روپئے
ناشر	:	ادارۂ اصلاح لکھنؤ

فہرست

شمارہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	حصہ اول ۔ اسرار زیارت اربعین	
۱	عرض ناشر	۵
۲	گفتار مؤلف	۶
۳	کربلا کو زندہ رکھنے میں زیارت اربعین کی اہم ضرورت	۱۰
۴	عدد اربعین (۴۰ کی گنتی) اور خلقت جناب آدمؑ	۱۴
۵	عدد اربعین (۴۰ کی گنتی) قرآن و احادیث میں	۱۷
۶	زیارت اربعین	۲۱
۷	زیارت اربعین کے پیغامات	۲۲
۸	زیارت اربعین امام حسینؑ ہی کی کیوں؟	۳۱
۹	زیارت اربعین پڑھنا مومن کی علامت	۳۵
۱۰	زیارت اربعین مستند کتابوں میں	۴۰
۱۱	جناب صفوان زیارت اربعین کے خاص راوی	۴۲
۱۲	اربعین کی اہمیت صحابی رسولؐ سے پوچھئے؟	۴۴
۱۳	اربعین کے دن اہل حرم کربلا میں	۴۸
۱۴	زیارت اربعین اور پڑھنے کا وقت	۴۹
۱۵	زیارت اربعین مع ترجمہ	۵۰
۱۶	حل لغات	۵۷

شمارہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	حصہ دوم۔زیارات واعمال	
۱	زیارت عاشورہ معروفہ اور پڑھنے کا طریقہ	۵۸
۲	زیارت عاشورہ معروفہ	۶۱
۳	دعائے صفوان	۶۶
۴	زیارت عاشورہ غیر معروفہ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ	۷۲
۵	زیارت عاشورہ غیر معروفہ	۷۵
۶	عمل عاشورہ بطریق دوم	۸۲
۷	زیارت آخر روز عاشورہ	۸۸
۸	زیارت وارثہ	۹۲
۹	زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام	۹۳
۱۰	زیارت سائر شہدائے کربلا علیہم السلام	۹۴
۱۱	زیارت جناب عباس علیہ السلام	۹۴
۱۲	زیارت امام رضا علیہ السلام	۹۵
۱۳	زیارت امام صاحب الزمان علیہ السلام عجل اللہ فرجہ	۹۵
۱۴	تاریخی نظم بسلسلہ اشاعت کتاب زیارت اربعین	۹۶

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی اَهْلِهَا

اما بعد: عبادت زیارات کی معنویت پر گہری نظر رکھنے والے عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین عزیزی مولانا محمد حجت صاحب قبلہ نے ''اسرارزیارت اربعین''، پیش کر کے اپنے دینی خدمات میں اضافہ فرمایا ہے۔ان خدمات کا بہترین اجر دینے والا معبود ہے۔مومن کی خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت زیارت اربعین پڑھنا بھی ہے۔جیسا کہ اس تالیف میں زیارت کے فقرات کے ذریعہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ زیارت اپنے اندر کتنے معنوی خزانے رکھتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ واقعۂ کربلا نے اسلام کو حیات نو سے مالا مال کیا وہ نسل مِومن جو واقعۂ کربلا کے وقت موجود نہیں تھی آج وہ اس محرومی کا مداوا اس طرح کر سکتی ہے کہ اس واقعہ کو عام کرنے کا ثواب حاصل کرتی رہے، اس کا ایک ذریعہ زیارات بھی ہیں ان زیارات میں ارشاد معصومؑ کی روشنی ''زیارت اربعین،'' کو ایک اہمیت حاصل ہے زیارت اربعین کے معنی ومطالب کو نگاہ میں رکھتے ہوئے پڑھیں اور مؤلف وناشر کے ساتھ اپنے ثواب میں بھی اضافہ فرمائیں۔

سید محمد جابر جوراسی

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ

گفتارِ مؤلف

لَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ اس کریم کی توفیق ولطف کرم اور خامس آل عباؑ، دل وجان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام کی نظرعنایت سے دو تالیفات ''اسرارزیارت عاشورہ''اسرار عمل عاشورہ''منظرعام پرآچکے اوراب اس معبود کی توفیق اورمظلوم کربلاؑ کی توجۂ خاص سے''اسرارزیارت اربعین'' بھی پیش ہے تاکہ مظلوم کربلاؑ کے زائرین بحرِمعرفت میں ڈوب کرزیارت پڑھتے ہوئے وہ کیف حاصل کریں جو واقعاً بامعرفت زائرین کامخصوص حصہ ہے۔

زیارت اربعین ۲۰رصفر چہلم کے دن پڑھی جانے والی زیارت ہے یہ زیارت بھی کربلا اور آثارکربلاکو باقی رکھنے کاایک دائمی اورعبادی عمل ہے اوراس کے ساتھ ساتھ کردارسازی کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے اس لئے کہ اس نورانی زیارت کے مقدس الفاظ کے فانوس میں معانی ومطالب کی وہ شمعیں روشن ہیں جن سے آشنا ہوکر ہرعہد کےلوگ اپنے دل ودماغ کو روشن کرکے راہ عمل میں قدم بڑھاکراپنی تاریک زندگیوں کو تابناک بناسکتے ہیں

حقیقت میں اگر دل سے زیارت کے پیغام پر عمل کیا جائے تو یہ زیارت راہ آخرت کا وہ روشن چراغ ہے جس کے ذریعہ آخرت کے راستہ کو بآسانی طے کیا جاسکتا ہے۔

مگر اس کے لئے اپنے دلوں میں حر جیسا آہنی جذبہ و حوصلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس نے خواہشات نفس کی قید سے اپنے کو اس طرح آزاد کرلیا کہ سید الاحرار، سالار شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسے پیغام حریت وآزادی دیتے ہوئے فرمایا اَنْتَ حُرٌّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ اے حر تم دنیا و آخرت دونوں میں آزاد ہو۔ خدایا! حر جری کے صدقہ میں ہمیں بھی وہی آہنی حوصلہ و جذبہ عطا فرما، تاکہ ہم بھی اپنے نفسانی خواہشات کی قید سے خود کو آزاد کر کے حر کے نقش قدم کو چومتے رہیں اور دنیا میں خواہشات کے بھڑکتے شعلوں اور آخرت میں جہنم کی دہکتی ہوئی ہولناک آگ سے نجات پائیں۔

اسرار زیارت اربعین آپ کے ہاتھوں میں ہے ہدف تحریر بس اتنا ہے کہ زائرین مظلوم کربلا اس زیارت کے اسرار و رموز سے واقف ہو کر سچے دل اور پوری معرفت کے ساتھ اپنے مظلوم آقا کو یاد کریں اور اس نورانی زیارت کو پڑھیں مگر صرف پڑھنے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ اس کے پیغام پر بھی عمل کر کے کربلا اور آثار کربلا کو زندہ رکھیں درحقیقت یہی زیارت کا ہدف اور مقصد ہے اور یہی ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کا ہمارے نام پیغام ہے میں نے

اس سلسلے میں اپنی نارسا فکر پیش کرنے کی کوشش کی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے جو لکھ دیا ہے وہ حرف آخر ہے اس لئے کہ علم کی دنیا بے حد وسیع ہے ہاں اس سلسلے میں اگر اہل علم حضرات، صاحبان فکر و نظر اپنے معلومات سے مجھے آگاہ کریں تو بے حد شکر گذار ہونگا۔

خدا کرے اس گنہگار اور بے بضاعت کی یہ ادنیٰ سی دینی خدمت آغوش عصمت کے پروردہ، قتیل دشت نینوا، مظلوم کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام اَرْوَاحُنَا وَاَرْوَاحُ الْعَالَمِیْنَ لَہُ الْفِدَا کی بارگاہ میں قبول ہو جائے امید قبولیت میں نظریں اس در سے لگی ہوئی ہیں جس کے در سے کبھی کوئی محروم نہیں پلٹا۔ آخر کلام میں اپنے ان مخلصین کو یاد کرنا میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں جن کی حوصلہ افزائیوں نے مجھے دینی خدمت کا حوصلہ بخشا۔ اس سلسلہ میں تہہ دل سے میں شکر گذار ہوں خطیب قادر مولانا سید محمد جابر صاحب قبلہ (مدیر اصلاح لکھنؤ) کا جنھوں نے نہ صرف یہ کہ میری حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ ادارہ اصلاح سے میری کتابیں بھی طبع فرمائیں اس سلسلہ میں میرے شکریہ کے مستحق برادر عزیز سید محمد مہدی باقری صاحب بھی ہیں جن کی کوششیں اشاعت کتب میں میرے ساتھ رہیں اسی طرح حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا سید صفدر حسین زیدی صاحب قبلہ (سربراہ مدرسہ امام جعفر صادق علیہ السلام جونپور) و خطیب مؤتمن مولانا محمد محسن صاحب قبلہ (پرنسپل وثیقہ عربی کالج فیض آباد) کو بھی اپنے شکریہ

میں نہیں بھول سکتا جن کے مشورے قدم بقدم میرے لئے سہارا بنے اس سلسلہ میں میرے شکریہ کے خصوصی مستحق ڈاکٹر مرزا شہاب شاہ (صدر، شعبہ کامرس ساکیت پی جی کالج فیض آباد) بھی ہیں جن کی تحریک تالیف کتاب کا سبب بنی ۔ بارگاہ احدیت میں دعا ہے کہ وہ معبود بحق خامس آل عبا ان مخلصین کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے ۔ آمین!

خاک پائے زائرین مظلوم کربلا

محمد حجت

وثیقہ عربی کالج فیض آباد

۲۰ / مارچ ۲۰۱۷ سنہ مطابق ۲۰ / جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ

کربلاکو زندہ رکھنے میں زیارت اربعین کی اہم ضرورت

اس زیارت کو ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ نے اپنے معتمد صحابی صفوان بن مہران جمال اسدی کو تعلیم فرمایا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ زیارت واقعہ کربلا کے تقریباً ۵۴ سال بعد سامنے آئی اس لئے کہ واقعہ کربلا ۶۱ ھ میں پیش آیا اور امام صادق علیہ السلام کی ولادت ۱۷ربیع الاول ۸۳ ھ میں ہوئی یعنی واقعہ کربلا کے تقریباً ۲۳ سال بعد، اور امام محمد باقرؑ کی شہادت ۱۱۴ ھ میں ہوئی اس وقت ہمارے چھٹے امامؑ کی عمر تقریبا ۳۰ سال تھی اور پانچویں امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد ہمارے چھٹے امامؑ کی امامت کا آغاز ہوا اس اعتبار سے یہ زیارت واقعہ کربلا کے تقریبا ۵۴ سال بعد امام علیہ السلام کے ذریعہ وجود میں آئی بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس زیارت کے ظاہر ہونے میں بھی تاخیر وقت کی مصلحت تھی جس طرح شرعی احکام کے اظہار و بیان میں مصلحت کے پیش نظر تاخیر کی گئی مگر جب ان کے اظہار کا زمانہ آگیا تو مشیت نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انھیں ظاہر کردیا اسی طرح جب اس زیارت کے اظہار کا وقت

آگیا تو امام وقت نے اپنے ثقہ و معتمد صحابی کے ذریعہ اسے ظاہر کر دیا اور اس وقت کے حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ احیاء کربلا اور آثار کربلا کے تحفظ کے لئے اس زیارت کو ظاہر کیا جائے جیسا کہ اس وقت کے حالات بتاتے ہیں چنانچہ جب ہم تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے چھٹے امام کا عہد امامت بڑے پرآشوب دور میں شروع ہوا ہے اس لئے کہ آپ کے زمانے میں ظالم بادشاہوں نے آپ کے اہل خاندان اور چاہنے والوں پر بڑے ستم ڈھائے ہیں بنی عباس نے بنی امیہ سے کم ستم نہیں ڈھائے بلکہ ظلم و بربریت میں ان سے کہیں آگے بڑھ گئے۔ بنی امیہ کی حکومت مروان الحمار کے بعد ختم ہوگئی ۱۳۲ھ میں بنی عباس کا پہلا بادشاہ ابوالعباس سفاح تخت حکومت پر آیا اس کی چار سالہ حکومت کے بعد منصور دوانیقی تخت حکومت پر آیا اور تقریباً ۲۰ یا ۲۲ سال حکومت کی اس نے سادات اور شیعوں پر وہ مظالم ڈھائے جن کے تصور سے دل لرز جاتے ہیں اور جن کے بیان سے آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں اس ظالم کے مظالم۔ خدا کی پناہ۔ اس ملعون نے ہزارہا سادات کو بے جرم وخطا قتل کرایا ان کے خون کے گاروں سے دیواریں تعمیر کرائیں بہتیرے بے گناہوں کو زندہ دیواروں میں چنوا دیا اس کے دور حکومت میں صرف سید و شیعہ ہونے کا شبہ قتل کے لئے کافی تھا اس ظالم کے زمانہ میں سب سے زیادہ قیامت حسنی سادات پر ٹوٹی اس کی حکومت ۱۵۸ھ تک رہی ایسی ظالم

حکومتیں جو خانوادۂ رسالت کی اتنی دشمن ہوں کہ ان کا خون بہا کر ہی دم لیں ان کے چاہنے والوں کا وجود ایک لمحہ کے لئے برداشت نہ کریں وہ کب کربلا اور آثار کربلا کو باقی رکھتیں تاریخ گواہ ہے کہ آثار معصومین علیہم السلام اور آثار کربلا کو مٹانے کے لئے حکومتوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا پانی کی طرح پیسے بہائے گئے خزانوں کے منھ کھول دیئے گئے یہ تو ہمارے اماموں کی حکمت عملی تھی کہ آج کربلا اور آثار کربلا باقی ہیں اور ہمیشہ باقی رہیں گے اس سلسلے میں ہمارے اماموںؑ کی تعلیمات کل بھی کربلا اور آثار کربلا کی بقا کا سبب تھیں اور آج اور آج کے بعد بھی رہیں گی، یہ مجلسیں کیا ہیں؟ یہ زیارتیں کیا ہیں؟ یہ سب ہمارے اماموں ہی کے تعلیمات ہیں چنانچہ مظلوم کربلا سے متعلق سارے امور مجلس عزا کی اہمیت وافادیت، حضرت کے ذاکر کا احترام اور اس کی خدمت، مظلوم کربلا کے غم میں نوحہ ومراثی کہنے اور پڑھنے کا ثواب، کربلا کے مظلوم شہداء کے غم میں رونے کی جزا، ان شہداء کی زیارت کرنے میں بے انتہا اجر وثواب کا بیان، غرض ان سارے امور سے متعلق بیشتر حدیثیں ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ سے ہی مروی ہیں اس کے علاوہ زیارت عاشورہ کے بعد پڑھی جانے والی دعائے صفوان، زیارت وارثہ، زیارت اربعین سب آپ ہی سے مروی ہیں یہ زیارتیں کربلا اور آثار کربلا کو باقی رکھنے کا دائمی اور مضبوط عبادی عمل ہیں جس کے ذریعہ ہر عہد میں سخت سے سخت حالات میں

بھی کربلا اور آثار کربلا کو باقی رکھا جاسکتا ہے زیارت اربعین بھی اسی کی ایک اہم کڑی ہے جو شہدائے کربلا کی بے مثال قربانیوں کو ہمیشہ یاد دلاتی رہے گی۔

اب ہمیں چاہئے کہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام اپنے امام کی تعلیمات و فرمودات کی روشنی میں کریں اور اس عبادت میں اپنے جذبات اور دیگر محرمات کو قطعاداخل نہ کریں، اور اس عبادت کے انجام دینے میں حرام امور سے بچیں اس لئے کہ شہدائے کربلا کا پاک و پاکیزہ خون ہم سے عزاداری کے ہر جز کی ادائیگی میں پاک و پاکیزہ مال اور حلال کمائی کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ ہماری عزادری خدائے قدوس اور صاحبان تطہیر کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرکے ہماری نجات کا ذریعہ بنے اور خدا تو اعمال فقط متقیوں سے ہی قبول کرتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۱۔ اور خدا تو صرف پرہیزگاروں کے (عمل) کو قبول کرتا ہے۔

۱۔ آیت ۲۷ سورہ مائدہ

عدد اربعین (۴۰ کی گنتی) اور خلقت جناب آدمؑ

اربعین عربی لفظ ہے جس کے معنی، چالیس کے ہیں یہ گنتی بنسبت اور گنتیوں کے بے حد اہمیت کی حامل اور انتہائی بابرکت ہے۔ بہت سے امور بہت سے اوراد و اذکار میں اس گنتی کو باعظمت شمار کیا جاتا ہے گویا یہ کہا جائے کہ یہ گنتی اپنے اندر بڑے اثرات وخصوصیات رکھتی ہے۔

جناب آدمؑ کی خلقت میں بھی اس عدد کا بڑا دخل ہے اور خدا کے نزدیک پہلے سے ہی یہ عدد اہمیت وخصوصیت کا حامل ہے زمین سے جناب عزرائیل (ملک الموت) ایک مشت خاک لے گئے فرشتوں کو حکم ہوا اس خاک کو چھان کر اسے صاف کریں اور جب وہ خاک چھانی گئی۔ فَاَمْطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ الْمَالِحُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً ثُمَّ اَمْطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ الْحُلْوُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً حَتّٰى مَزَجَ الطِّيْنُ وَالْمَاءُ الْحُلْوُ وَالْمَالِحُ فَخَمَّرَ طِيْنَةَ آدَمَ تَخْمِيْراً حَتّٰى بَقِيَتْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ، وَاِلٰى هٰذَا الْوَقْتِ الْخَاصِ اَشَارَ النَّبِيُّ بِقَوْلِهٖ كُنْتُ نَبِيًّا

وَآدَمُ بَیۡنَ الۡمَاءِ وَالطِّیۡنِ ۱؎ تو حکم خدا ہوا اور اس پر چالیس صبح کھارے پانی کی بارش ہوئی، پھر چالیس صبح اس پر شیریں پانی کی بارش ہوئی یہاں تک کہ مٹی شیریں اور کھارے پانی میں مل گئی اور خلقت جناب آدمؑ کی وہ مٹی خمیر بن گئی اور اسطرح وہ چالیس صبح (دن) آب وگل کے درمیان رہے جناب آدمؑ کے مرحلہ خلقت کے اسی خاص وقت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیؐ نے ارشاد فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب جناب آدمؑ آب وگل کے درمیان تھے جناب آدمؑ کی خلقت کے اس ابتدائی مرحلے میں چالیس کے عدد کی یہ نمایاں حیثیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ابتدائے آفرینش میں یہ عدد بنیادی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے انسان کی خلقت کے ابتدائی مرحلے میں بھی چالیس کی گنتی کا اہم دخل ہے اس کے بغیر ادوار خلقت نامکمل ہیں جیسا کہ ہمارے پانچویں امام حضرت محمد باقرؑ کی حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے آپ نے ادوار خلقت کی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ فَتَصِلُ النُّطۡفَةُ اِلَی الرِّحۡمِ فَتَرَدَّدَ فِیۡهِ اَرۡبَعِیۡنَ یَوۡماً، ثُمَّ تَصِیۡرُ فِیۡهِ عَلَقَةً اَرۡبَعِیۡنَ یَوۡماً، ثُمَّ تَصِیۡرُ مُضۡغَةً اَرۡبَعِیۡنَ یَوۡماً، ثُمَّ تَصِیۡرُ لَحۡمًا تَجۡرِیۡ فِیۡهِ عُرُوۡقٌ مُشۡتَبَکَةٌ ۲؎ ۔ نطفہ جب ماں کے رحم

۱۔ انوار نعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ ۲۔ فروع کافی جلد ۶ صفحہ ۱۴ باب بدء خلق الانسان

میں پہونچتا ہے تو اس وقت سے لیکر چالیس روز تک اس میں الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے، پھر وہ چالیس دن بستہ خون کی شکل میں رہتا ہے، پھر چالیس دن تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے، پھر بھرپور گوشت کی شکل میں تبدیل ہوجاتا ہے جسمیں رگوں کا ایک جال سا پھیل جاتا ہے۔ ہر چالیس دن کے بعد نطفے میں یہ نمایاں تبدیلیاں چالیس دن تک اپنی ایک ایک حالت کو مکمل کرتی ہیں۔ چالیس دنوں کے حدود میں محدود تکمیل کی جانب انسانی خلقت کا یہ سفر عدد اربعین کی افادیت کو بہتر طریقے سے واضح کرتا ہے انسان کے کمال حیات کے اس تدریجی سفر کی ابتدا ایک عدد سے شروع ہوتی ہے مگر بتدریج جو عدد منزل کمال تک پہونچاتا ہے وہ عدد اربعین ہے۔

عدد اربعین (۴۰ کی گنتی) قرآن و احادیث میں

قرآن میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے احادیث میں تو یہ گنتی کثرت سے استعمال ہوئی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۱۔ (اے میرے حبیب وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا۔ اس آیہ کریمہ میں 'لیلۃ' ہے جس کے معنی رات کے ہیں "یوم" نہیں استعمال ہوا جس کے معنی دن کے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ قرآن عرب میں نازل ہوا اور عرب مہینہ کو پہلی رات سے شمار کرتے ہیں لہٰذا "لیلۃ" میں دن ورات دونوں شامل ہیں۔ اور دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے ۔ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۲ اور یہاں تک کہ (جب یہ انسان) اپنی جوانی کو پہونچا اور چالیس سال کے (سن) کو پہونچا۔ قرآن مجید کی ان آیات سے یہ بات بخوبی روشن ہے کہ چالیس کی اس گنتی کو پیش خدا ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس کے علاوہ احادیث معصومین علیہم السلام میں بھی یہ گنتی الگ الگ انداز سے کچھ اس طرح استعمال ہوئی ہے جس سے اسکی اہمیت پوری طرح نکھر کر سامنے آگئی، چند

۱۔ سورہ بقرہ آیت۔ ۵۱ ۲۔ سورہ احقاف آیت ۱۵

حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔

رسولؐ اسلام نے ارشاد فرمایا: مَا اَخْلَصَ عَبْدٌ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً اِلَّا جَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ۱؎ جو شخص اللہ کے لئے چالیس صبح اخلاص پیدا کرلے اس کے دل سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

رسولؐ اسلام نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَفِظَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً یَنْتَفِعُوْنَ بِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقِیْھاً عَالِماً ۲؎ میری امت میں سے جو شخص چالیس حدیث یاد کرلے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے فقیہ و عالم اٹھائے گا۔

رسولؐ اسلام نے ارشاد رفرمایا: اِنَّ صَبْرَ الْمُسْلِمِ فِیْ بَعْضِ الْمَوَاطِنِ الْجِھَادِ یَوْماً وَاحِداً خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ عِبَادَۃِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ۳؎

مسلمان کا کسی میدان جہاد میں ایک دن صبر یعنی ''ثابت قدمی'' سے کام لینا اس کے لئے چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

مولائے کائناتؑ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُہٗ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً وَلَیْلَۃً ۴؎ جو شخص مدہوش کر دینے والی (نشہ آور) چیز کو پی لے خداوند عالم چالیس دن اس کی نماز نہیں قبول کرے گا۔

۱۔ عیون اخبار رضا جلد ۲ صفحہ ۱۲۵،
۲۔ عیون اخبار رضا جلد ۲ صفحہ ۳۸
۳۔ منتخب میزان الحکمۃ صفحہ ۱۱۴
۴۔ منتخب میزان الحکمۃ صفحہ ۱۸۶

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَدَّمَ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْمُومِنِینَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ ا۔ جو شخص (دعا کرنے میں) چالیس مومنین کو مقدم کرے پھر اپنے لئے دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوتی ہے۔

رسولؐ اسلام نے ارشاد فرمایا: اِنَّ السَّماءَ وَالْاَرْضَ لَتَبْکِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً وَاِنَّھَا لَتَبْکِیْ عَلَی الْعَالِمِ اِذَا مَاتَ اَرْبَعِیْنَ شَھْراً وَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ لَیَبْکِیَانِ عَلَی الرَّسُوْلِ اَرْبَعِیْنَ سنۃً وَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ لَیَبْکِیَانِ عَلَیْکَ یا علی اِذَا قُتِلْتَ اَرْبَعِیْنَ سنۃً ۲۔ (ابن عباس سے مروی ہے) جناب رسولؐ خدا نے فرمایا (اے علیؑ) جب کوئی مرد مومن اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو چالیس صبح زمین وآسمان اس پر گریہ کرتے ہیں اور جب کوئی عالم اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو زمین وآسمان چالیس مہینہ (تین سال ۴ ماہ) اس پر گریہ کرتے ہیں اور جب کوئی رسولؐ اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو زمین وآسمان چالیس سال اس پر گریہ کرتے ہیں اور اے علیؑ جب تم شہید کئے جاؤ گے تو زمین وآسمان تم پر بھی چالیس سال تک گریہ کریں گے۔ اور جناب آدم علیہ السلام کے لئے ملتا ہے فَبَکَیٰ عَلَیٰ ھَابِیْلَ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً وَ لَیْلَۃً ۳۔ جناب آدمؑ اپنے فرزند ہابیل کی شہادت پر چالیس شب وروز روئے۔ اور امام جعفر صادقؑ

ا۔ اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ ۲۔ بحار الانوار جلد ۴۲ صفحہ ۳۰۹
۳۔ تفسیر صافی سورۂ مائدہ درضمن آیت ۳۱ صفحہ ۲۹

سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اِنَّ زَیْنَ العَابِدِیْن عَلَیْهِ السَّلَام بَکٰی عَلٰی اَبِیْهِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۱؎

امام زین العابدین علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار (امام حسینؑ) پر چالیس سال روئے۔

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا: یَازُرَارَة اِنَّ السَّمَاءَ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً بِالدَّمِ وَاِنَّ الْأَرْضَ بَکَتْ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً بِالسَّوَادِ، وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَةِ وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَانْتَثَرَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ بَکَتْ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحاً عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَام ۲؎ اے زرارہ آسمان حسینؑ مظلوم پر چالیس صبح خون کے آنسو رویا اور زمین نے چالیس صبح سیاہ ہو کر گریہ کیا اور سورج چالیس صبح گہن میں آ کر سرخیوں سے رویا (اس خونبار صدمہ سے) پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور بکھر گئے اور دریا (شدت غم سے جوش میں آ کر) ابلنے لگے۔

۱؎ انوارنعمانیہ جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ ۲؎ کامل الزیارات صفحہ ۸۱ ومستدرک الوسائل جلد ا صفحہ ۳۱۴

زیارت اربعین

اسی عدد اربعین یعنی چالیس کی گنتی کی اہمیت وخصوصیت کے پیش نظر ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے دس محرم ۶۱ھ میں ہونے والی امام حسینؑ کی مظلومانہ شہادت کے دن سے بیس صفر ۶۱ھ بقید روایت ۲۹ چہلم کی مناسبت سے ایک خاص زیارت اپنے ایک خاص صحابی جناب صفوان کو تعلیم فرمائی جسے زیارت اربعین کہتے ہیں اس زیارت کا اہم مقصد یہ ہے کہ دس محرم ۶۱ھ میں اسلام کی بقا کے لئے دی جانے والی نواسہ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کی بے مثال ولازوال قربانی بھلائی نہ جاسکے بظاہر یہ زیارت بیس صفر چہلم کے دن سے مخصوص ہے مگر اس کے پیغامات بے حد وسیع اور پھیلے ہوئے ہیں اور اس میں زمان ومکان کی قید بھی نہیں ہے اور اس میں بہت سے مقاصد پوشیدہ ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس تاریخ میں اس مخصوص زیارت کو پڑھکر اس کے وسیع اور نفع بخش پیغامات کو ذہنوں میں پوری طرح بسالیں۔

زیارت اربعین کے پیغامات

جب ہم زیارت پڑھتے ہیں تو اس کے فقروں میں ہم اپنے مولا کے دشمنوں کیلئے کہتے ہیں وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنَیٰ وَشَرٰی اٰخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْکَسِ الخ انھوں نے اپنے آخرت کے حصہ کو نہایت ہی تھوڑے اور پست معاوضہ پر بیچ دیا اور آخرت کو معمولی قیمت پر فروخت کر دیا وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰی فِیْ هَوَاهُ اور اپنے خواہشات کے (دَلْ دَلْ) میں پھنس کر ہلاک ہو گئے، وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ اور (اے خدا) تجھکو اور تیرے نبی کو ناراض کیا۔ ہمیں ان فقروں سے درج ذیل سبق ملتے ہیں۔

۱- حالات چاہے ظاہری طور پر کتنے ہی بد سے بدتر ہو جائیں ہمیں کسی بھی حال میں اپنی آخرت کا سودا نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ دنیا اور دنیا کے مفاد چندروزہ اور وقتی ہیں لیکن وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۱۔ آخرت ہی بہتر دیرپا، اور باقی رہنے والی ہے مگر افسوس ہماری نگاہیں اس دنیا میں آخرت کے ہمیشہ رہنے والے اجر و ثواب کو نہیں دیکھتیں۔

۲- ہمیں مسموم زہریلے ماحول سے متاثر ہو کر پیدا ہونے والے اپنے ان خواہشات سے پیہم جہاد کرتے رہنا چاہیئے جو ہمیں لمحہ بہ لمحہ خدو رسولؐ کی ناراضگی

۱۔ سورہ اعلیٰ آیت ۱۷

کی طرف لے جاتے ہیں جو ہماری آخرت کی تباہی اور بربادی کا سبب ہیں جس کی وجہ سے ہم عبادت کی حقیقی لذت اور آخرت کی دائمی حلاوت و مٹھاس سے محروم ہیں۔

۳- ہمیں چاہئے کہ اس دنیائے فانی کے چند روزہ مفاد کو خدا اور رسولؐ کی رضا کے زیر سایہ حاصل کریں اور ان کے احکام کی خلاف ورزی کر کے انھیں ناراض نہ کریں اور اس طرح اپنی تابناک دنیاوی اور اخروی زندگی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں ظاہر ہے جب ہم واجبات کو نظر انداز کریں گے، گناہوں کا ارتکاب کریں گے، تو ایسی صورت میں خدا اور رسولؐ کی ناراضگی ہی ہمارے ہاتھ آئے گی اور اس طرح ہم اللہ کی بنائی ہوئی دنیا کی زندگی سے کماحقہٗ فائدہ حاصل نہ کر پائیں گے زیارت کے فقروں میں ہمیں اسی الٰہی رابطے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

۴- ہم زیارت کے فقروں میں کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُشْهِدُكَ اَنِّیۡ وَلِیٌّ لِمَنۡ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنۡ عَادَاهُ۔ خدایا میں تجھے گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان کے (یعنی امام مظلومؑ کے) دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں۔

زیارت کے یہ فقرے ہمیں غفلت سے ہوشیار کر رہے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے کو امام حسینؑ کی مرضی کا تابع بنایا اور انکی سیرت و کردار کے سانچے میں اپنے کو ڈھال لیا تو صحیح معنوں میں یہ کہا جاسکے گا کہ ہم واقعی ان کے دوست ہیں ورنہ ہمارا

یہ کہنا صرف اورصرف زبانی ہوگا اسی طرح ہم ان کے دشمنوں کے دشمن اسی وقت ہوسکتے ہیں جب ہم اپنے اماموں کے دشمنوں کے افعال و کردار سے مکمل طور سے بیزاری اختیار کریں، جنھوں نے حیوانوں کی طرح دنیا کی لذتوں میں محو ہو کر تمام انسانی اقدار کو پاؤں تلے روندا اور درندگی کی پست ترین کیفیت کے مظہر بن گئے دنیا کی عیش و عشرت سے لبریز زندگی نے انھیں خدا اور آخرت کو بھلا دیا جب کہ خدا کو بھول کر امارت و حکمرانی فقر سے بھی بدتر ہے اور یاد خدا، محبت خدا اور بندگان خدا کی الفت کے ساتھ فقر بھی بادشاہی ہے۔

۵- ہم زیارت کے فقروں میں اپنے مولا کیلئے کہتے ہیں: یَاْ مَوْلَاْیَ یَاْ اَبَاعَبْدِ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْراً فِی الْاَصْلَاْبِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَاْمِ الْمُطَهَّرَةِ۔ اے میرے مولا اے ابوعبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا نور بلند و بالا اصلاب اور پاک و پاکیزہ ارحام میں رہا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم زیارت کے ان نورانی فقروں کو زبانی سرسری طور پر کہہ رہے ہوں؟ اس لئے کہ یہ فقرے ہمیں صرف امام حسینؑ کے نوری وجود ہونے کا عقیدہ رکھنے کی طرف نہیں متوجہ کر رہے ہیں بلکہ جن اصلاب و ارحام میں یہ نور منتقل ہوتا رہا ان حضرات کی بھی نسلی، فکری، قلبی، روحانی طہارت کے عقیدہ کی طرف بھی متوجہ کر رہے ہیں۔کیا ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں؟ کیا ہمیں ان کا عرفان

ہے؟ اگر نہیں ہے تو ہمیں فکر کرنا چاہئے زیارت کے مذکورہ فقرے ہمیں اس نکتہ کی طرف متوجہ کر رہے ہیں کہ نور امام حسینؑ جن بزرگ شخصیتوں کے اصلاب میں منتقل ہوتا رہا وہ بھی دین و ایمان، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، سیرت و کردار میں اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بہتر تھے اس لئے کہ زیارت میں لفظ ''اصلاب'' صفت شامخہ کے ساتھ استعمال ہوا ہے جس کے معنی بلندی کے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نور امام حسینؑ جن اصلاب میں رہا وہ لوگ بھی بلند انسانی صفات کے حامل تھے اس لئے کہ یہ بات امام حسینؑ کے وجود نورانی کے بالکل مناسب نہیں ہے کہ نور امام حسینؑ جن اصلاب میں رہا ہو وہ حضرات انسانی فضائل و کمالات سے دور یا اپنے زمانہ کے افضل ترین لوگوں سے اخلاقیات میں پست و کمتر ہوں لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ خدائے قدوس نے امام حسینؑ کی حرمت کو برقرار رکھتے ہوئے اس نور کے امانت دار بھی ایسے افراد منتخب کئے جو اس نور کے شایان شان اور اس کی حفاظت کے مکمل اہل تھے یاد رہے کہ لفظ ''شامخہ'' دیکھنے میں تو یہ ایک لفظ ضرور ہے مگر اس کے معنیٰ میں بڑی وسعت ہے یہ لفظ بتا رہا ہے کہ اس میں ہر طرح کی بلندی شامل ہے چاہے وہ نسلی بلندی ہو یا دین و ایمان کی، علم و کمال کی بلندی ہو یا زہد و ورع کی، غرض اس لفظ کے آئینہ میں ان تمام افراد کی تمام تر بلندیاں دیکھی جا سکتی ہیں جن کے

اصلاب میں نور امامت جلوہ گر تھا لیکن اس کے لئے توفیق الہی اور نگاہ مومن درکار ہے۔

زیارت کا دوسرا فقرہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے مولا آپ پاکیزہ ارحام میں نور تھے یہ فقرہ بھی ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ ان محترم خواتین کے سلسلہ میں جن کے ارحام کو مشیت نے نور امام حسینؑ کیلئے فانوس بنایا ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ بھی دین و ایمان، زہد وتقویٰ، سیرت و کردار میں اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بلند تھیں اس لئے کہ زیارت کے مذکورہ جملے میں ارحام ہے جس کی صفت مطہرہ کے ساتھ آئی ہے جس کے معنی ہیں پاک و پاکیزہ، جو اس نکتہ کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ وہ خواتین جن کے ارحام نور امامت کیلئے فانوس بنے وہ صفات حسنہ سے مکمل آراستہ تھیں اس لئے کہ یہ بات امام حسینؑ کے نوری وجود کے بالکل خلاف تھی کہ خالق جس نور کیلئے جن خواتین کے ارحام کو فانوس قرار دے وہ صفات حسنہ سے بالکل عاری ہوں یا اپنے زمانہ کی عورتوں سے پست ہوں۔

یادرہے کہ ارحام کے ساتھ مطہرہ کی لفظ استعمال ہوئی ہے جس کے پردہ میں تمام طرح کی طہارتیں موجود ہیں چاہے وہ نسلی ہوں یا فکری قلبی ہوں یا روحانی غرض زیارت میں ارحام کے ساتھ مطہرہ کی قید مجموعی طور پر ان خواتین کی تمام تر پاکیزگی کی واضح دلیل ہے جس سے پاکیزہ فکر رکھنے والا کبھی انکار نہیں کرسکتا۔

زیارت کے مذکورہ فقرے ہمیں پیغام دے رہے ہیں کہ ہم امام معصومؑ کے آباء و اجداد، امہات و جدات کے دین و ایمان اور پاکیزہ سیرت و کردار کے حامل ہونے کا عقیدہ رکھیں

حضرت امام حسینؑ کا نسب نامہ صرف جناب عدنان تک دیا گیا ہے اس لئے کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیؐ نے ارشاد فرمایا اِذَا بَلَغَ نَسَبِیْ اِلٰی عَدْنَانَ فَاَمْسِکُوْا جب میرا نسب عدنان تک پہونچے تو رک جاؤ۔

تفصیل کیلئے طبقات بن سعد ملاحظہ فرمائیں:

اسمائے گرامی	والد کا نام (اصلاب شامخہ)	والدہ کا نام (ارحام طاہرہ)
امام حسینؑ	علی ابن ابیطالب	فاطمہؑ بنت محمدؐ
علی ابن ابیطالبؑ	ابوطالب شیخ البطحا (عمران)	فاطمہ بنت اسد
ابوطالب	عبدالمطلب (شیخ البطحا لقب)	فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عبد بن عمران
عامر یا شیبہ	ہاشم عمرو	سلمہ بنت عمرو بن زید ابن لبید
عَمرو (ہاشم)	عُبد مناف (مغیرہ) لقب	عاتکہ بنت مرہ بن ہلال سلمیہ
عُبد مناف (قمر البطحا)	قُصَیّ (زید)	حبّی
قُصَیّ	کلاب	فاطمہ بنت سعد
کلاب	مُرَّہ	ہند بنت سری بن ثعلبہ
مُرَّہ	کعب	مخشیہ بنت شیبان
کعب	لُوَیّ	ماریہ دختر کعب قضاعیہ
لُوَیّ	غالب	سلمہ بنت عمرو بن ربیعہ

غالب	فِہر	لیلیٰ بنت سعد بن ہذیل
فِہر	مالک	جندلہ بنت حارث جرہمیہ
مالک	نَضْر	عاتکہ بنت عدوان بن عمرو
نَضْر	کِنَانَہ	برہ بنت مرابن اد بن طابخہ
کِنَانَہ	خُذَیمَہ	عوانہ بنت سعد بن قیس
خُذَیمَہ	مُدْرِکَہ	سلمہ بنت اسد ابن ربیعہ
مُدْرِکَہ	الیاس	خندف لیلیٰ بنت حلوان
الیاس	مُضَر	رباب بنت حیدہ
مُضَر	نِزار	سودہ بنت عک (شقیقہ بنت عک)
نِزار	معد	معانہ بنت جوشم (ناعمہ بنت جوشم)
معد	عدنان	تیمہ بنت یشجب
عدنان	ادّ	بلہابنت یعرب بن قحطان [1]

۶-زیارت کے آخر میں ہم یہ کہتے ہیں فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لاَمَعَ عَدُوِّكُمْ (مولا) میں آپ کے ساتھ ہوں (صرف) آپ کے ہی ساتھ، نہ کہ آپ کے دشمنوں کے ساتھ، زیارت کے ان ابتدائی اور بنیادی اہم مختصر سے فقرے کو اگر ہم نے فکر کے دریچوں کو کھول کر دل کی گہرائی سے پڑھ کر سمجھ لیا تو گویا ہم نے زیارت اربعین پڑھنے کا حق ادا کر دیا اور اسکی روح کو بھی سمجھا،

آیئے ہم ذرا اپنے نفس سے سوال کریں اور اپنے نفس ہی سے پوچھیں کہ کیا

[1] منتھی الآمال ج ۱ صفحہ ۳، سیرت امیر المومنینؑ تفصیل کے لئے تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ دیکھیں

واقعی ہم ان کے ساتھ ہیں؟

کیا ہماری زندگی جس روش پر چل رہی ہے اس میں دینی فکر ہے؟ کیا ہم اپنے اعمال وعقائد میں ان کے مطیع ہیں؟ کیا ہمارا طرز زندگی ان کی زندگی سے میل کھاتا ہے؟ کیا ہمارے کردار میں ان کے کردار کی جھلک ہے؟ اگر یہ سب باتیں صحیح ہیں تو ہم طویل فاصلہ کے باوجود صحیح معنوں میں ان کے ساتھ ہیں ورنہ ہمارا ان کا کوئی ساتھ نہیں اس لئے کہ بہتیرے لوگ بظاہر ہمارے اماموں کے ساتھ تھے مگر حقیقت میں ان سے بہت دور تھے اسی طرح بہت سے لوگ بظاہر ان سے بہت دور رہے مگر حقیقت میں ان سے بہت قریب رہے۔

لَامَعَ عَدُوِّكُمْ (اے مولا) ہم آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہیں۔

کیا سچ میں ہم ان کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم کہیں مال حرام تو نہیں کھا رہے ہیں؟ ہم کہیں کسی کے حق کے غاصب تو نہیں؟ ہم کہیں اپنے سماج وماحول میں رہ کر اپنے مولا کے دشمنوں جیسی گندی اور رکیک پست چال تو نہیں چل رہے ہیں جس سے سماج ومعاشرے کے لوگوں میں باہم اختلافات پیدا ہوجائیں اور ان کی طاقت پوری طرح بکھر جائے اور ہمارا دشمن اس موقع سے فائدہ اٹھالے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم وقتی منصب واقتدار کے حصول کے لئے اپنے ضمیر اور اپنے منصب وقوم کا سودا کر رہے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں دولت

وشہرت کے چکر میں آ کر ہم اپنے عقیدے سے ہاتھ دھو رہے ہوں اور اپنے مذہبی پہچان تک کو داؤں پر لگا رہے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہماری فکر، ہماری زبان، ہماری دولت، ہمارا قلم سب اہلبیت اطہار علیہم السلام کے مقاصد کے خلاف دشمنان آل محمدؑ کی حمایت میں چل رہا ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں دشمنان آل محمدؑ ہمیں منصب کی لالچ اور دولت کی جڑی بوٹی سونگھا کر مدہوش و مست کر کے ہمیں اپنے مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہوں؟ اگر یہ ساری باتیں ہم میں پائی جاتی ہیں تو ہم اپنے مولا کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ہم اپنے مولا کے دشمنوں کے ساتھ ہیں بھلے ہی ہم اپنی زبانوں سے شور مچاتے رہیں کہ ہم اپنے مولا کے پہلے درجہ کے چاہنے والے ہیں مگر ہم قطعاً اپنے مولا کے ساتھ نہیں بلکہ درحقیقت ان کے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔

خدایا! اس امر میں تو ہی ہمارا وہ معین و مددگار ہے جس سے مدد لی جا سکتی ہے تو ہمیں وہ توفیق دے کہ ہم اپنے پورے وجود کے ساتھ اپنے مولا کے ساتھ رہیں۔ اے رحیم و کریم تو اپنے رحم و کرم سے ہمارے سروں پر اپنی مخصوص رحمت کا وہ سایہ ڈال دے کہ ہم دشمنان اہلبیت علیہم السلام سے مکمل طور پر دور رہیں۔ آمین!

زیارت اربعین امام حسین علیہ السلام کی ہی کیوں؟

چونکہ چہلم صرف اور صرف زہرا کے لال غریب کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہی منایا جاتا ہے اور آپ کے چہلم کے دن سے مخصوص امام معصومؑ کی بتائی ہوئی زیارت اربعین ہے لیکن پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی نبی یا کسی امام کا چہلم نہیں منایا گیا، بے شک منایا گیا ہوگا مگر امام حسینؑ کے علاوہ کسی اور کے چہلم کی مناسبت سے کسی معصوم کی تعلیم کردہ کوئی زیارت، زیارات کی کتابوں میں نہیں ملتی لیکن کسی نبیؐ کی رحلت یا کسی امامؑ کی شہادت پر چالیس دن غم منانے یا ان کا چہلم منائے جانے کا انکار بھی نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ جناب آدمؑ کے سلسلے میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ فَبَكَىٰ عَلَىٰ هَابِيلَ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً وَّ لَيْلَةً[1] جناب آدمؑ اپنے بیٹے ہابیل کی شہادت پر چالیس شب و روز روئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی مرنے والے کے غم میں چالیس دن رونے یا غم منانے یا چہلم کرنے کی بنیاد گویا جناب آدمؑ سے ہی پڑ گئی تھی اس اعتبار سے کسی مرنے والے کا چالیس دن غم منانا آدمیت کی صفت تو بہر حال کہا ہی جائے گا۔ امام حسین علیہ السلام کے چہلم کی طرح کسی بھی معصوم کا غم یا چہلم نہ منائے جانے کی سب سے بڑی اور اہم وجہ یہ ہے کہ امام حسینؑ کا غم دنیا کے سارے غموں میں سب سے عظیم ہے اور یہی نہیں بلکہ ہم جب امام حسین علیہ السلام کے غم کے

---

[1] تفسیر صافی سورۂ مائدہ درضمن آیت ۳۱ صفحہ ۲۹

سامنے انبیاءؑ واوصیاء اور اپنے دوسرے اماموں کے غموں کو پیش کرتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کے غم والم کے سامنے سب کے غم سبک نظر آتے ہیں جبکہ ان کی شہادتیں، ان کے مصائب ان کے غم بھی اپنی جگہ ہمارے لئے بہت ہی عظیم غم ہیں مگر اسے کیا کہئے کہ غریب کربلا، تشنہ لب مظلوم کے مصائب کے سامنے ان کی مصیبتیں ہیچ نظر آتی ہیں اس لئے کہ جو غم کا بار گراں زہراؑ کے پھول نے اٹھائے ایسے بار کسی نبیؐ یا کسی امام معصوم نے نہیں اٹھایا اس بار گراں کو غم والم کا بار کہیئے، یا امانت الٰہی کا، یا عشق الٰہی کا،، لفظیں الگ الگ ضرور ہیں مگر ہر ایک کی تعبیر ایک ہے۔اسی مفہوم کو خلاق معانی مرزا دبیرؔ اعلی اللہ مقامہ کے مرثیہ کے چند بند میں ملاحظہ کریں۔

عشق خدا کا بار نہ کہسار سے اٹھا افلاک سے نہ عرش ضیابار سے اٹھا
یہ کیا، نہ انبیائے خوش اطوار سے اٹھا لیکن حسین بے کس و بے یار سے اٹھا
اک قول آدمؑ وملک و جن کا ہو گیا
یہ ہو گئے خدا کے خدا ان کا ہوگیا

وہ بار کیا تھا ہجرت یثرب سفر کا داغ سوزش عطش کی دل میں اور اس پر جگر کا داغ
اکبرؑ کا داغ مثل قمر عمر بھر کا داغ بھائی کا داغ شکل میں مرگ پدر کا داغ
یہ داغ کس نبی نے سہے کس رسولؐ نے
غم کے پہاڑ اٹھا لئے زہراؑ کے پھول نے

وہ بار کیا تھا دربدری اہلبیتؑ کی　　بے وارثی و بے پدری اہلبیتؑ کی
بچوں کی موت، نوحہ گری اہلبیتؑ کی　　درباروں میں برہنہ سری اہلبیتؑ کی
گریاں سکینہؑ شاہ مدینہ کے واسطے
تسکین کو طمانچے سکینہؑ کے واسطے
یہ بار جب پسند شہہ کربلا ہوا　　ارشاد ذوالجلال کا یہ برملا ہوا
احسنت اے حسینؑ بہت خوش خدا ہوا　　پَرخون کی دیت میں سب کچھ عطا ہوا
ہر شئی پہ اختیار ہمیشہ رہا ترا
تو فدیۂ خدا ہے خدا خوں بہا ترا

لیکن میں یہاں پر یہ کہنے کی جسارت نہیں کرسکتا کہ ہمارے اور دوسرے اماموں میں اس بارگراں کے اٹھانے کی طاقت نہیں تھی بے شک تھی وہ بھی اس بارگراں کو اسی طرح اٹھا سکتے تھے جس طرح حسینؑ ابن علیؑ نے اٹھایا اس لئے کہ سب ایک نور کے ٹکڑے ہیں علم و شجاعت و منصب میں سب برابر ہیں مگر ہاں اس مقام پر میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اس بارگراں کو اٹھانے کیلئے مشیت کی نگاہ انتخاب جس نام پر ٹھہری وہ صرف حسینؑ ابن علیؑ کا ہی نام ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ باغ رسالت کے اس پھول نے بخوشی اپنے دل پر اس سنگین بار کو اٹھالیا اور کل انبیاءؑ و اوصیاءؑ کی بے لوث محنتوں کے ثمرہ کو بچالیا آج چودہ سو برس بعد جو اسلام ہم دیکھ رہے ہیں وہ اسی پاکیزہ خون کا اثر ہے جو اسلام کی شکل میں نظر آرہا ہے اسی لئے

ہمارے اماموں نے اس قربانی کو زندہ رکھنے کا حکم دیا ہے تاکہ جب تک اسلام کی شکل میں وہ خون نظر آتا رہے اس خونبار قربانی کو بھی یاد کیا جائے اس لئے کہ اسی سے دین کی بقا اور زندگی ہے، مظلوم کربلاؑ کا چہلم بھی اسی ناقابل فراموش قربانی کی یاد کا ایک الٰہی تجدید بیعت اور مقصد حسینیؑ میں ہمراہی کا ایک لازمی اور ضروری طریقہ ہے اور سچ پوچھئے تو یہ چہلم صرف حسینؑ ہی کا نہیں آدمؑ و نوحؑ کا بھی ہے، موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ کا بھی ہے یہ چہلم سردار انبیاءؑ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا بھی ہے، فاطمہ زہراؑ، علی مرتضیٰؑ اور حسن مجتبیٰؑ کا بھی ہے زیارت وارثہ جس حقیقت کی خود مظہر ہے اور اس کے علاوہ زیارت اربعین کا یہ فقرہ اَعْطَیْتَهُ مَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَاءِ (اور اے خدا تو نے اسے انبیاءؑ کی میراث دی ہے) بھی شاہد ہے کہ مشیت نے خود حسینؑ کو میراث انبیاءؑ کا وارث بنایا گویا اربعین حسینیؑ تمام انبیاء کی معرفت وخطوط الٰہی کی ترویج واشاعت کا ذریعہ ہے اور وہ ہمیں ان تمام حضرات کی محنتوں اور مشقتوں کی یاد دلاتا ہے تاکہ ہم صرف سرزمین کربلا پر عاشقان حسینیؑ کے انبوہ کثیر کو نہ دیکھیں بلکہ منظر و پس منظر کربلا کو جذب کریں اور وہاں سے پلٹنے کے بعد پیغام حریت وآزادی سے دنیا کو بہرور کریں یہ ایک بولتی ہوئی حقیقت ہے کہ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس غریب الوطن کا چہلم منایا جاتا ہے اور چودہ برس بعد بھی اس شان سے منایا جاتا ہے جیسے محسوس یہ ہوتا ہے کہ پہلا ہی چہلم منایا جارہا ہے مشیت نے اس یاد میں تازگی اسی لئے جاودانہ رکھی ہے کہ ہمیں حسینیؑ خطوط پر چلنے کیلئے عملی نمونے ہمیشہ یاد آتے رہیں۔

زیارت اربعین پڑھنا مومن کی علامت

ہمارے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی یک حدیث میں ارشاد فرمایا: عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ خَمْسٌ صَلَاۃُ لِاِحْدَیٰ وَالْخَمْسِیْنَ وزِیَارَۃُ الْاَرْبَعِیْنَ وَالتَّخَتُّمُ فِی الْیَمِیْنِ وَ تَعْفِیْرُ الْجَبِیْنِ وَالْجَهْرُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[۱]۔ (مومنین کی پانچ علامتیں ہیں (روزانہ) اکیاون رکعت نماز پڑھنا (۱۷رکعت واجب ۳۴رکعت نافلہ)، اور (چہلم کے دن) زیارت اربعین پڑھنا، اوردا ہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا، (سجدہ میں) پیشانی کو خاک پر رکھنا، اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے کہنا۔ ۲۰/صفر (چہلم) کے دن زیارت اربعین پڑھنا مومن کی علامت ہے بزبان معصومؑ مومن کی یہ علامت واقعہ کربلا کے عرصہ بعد سامنے آئی س لئے کہ واقعہ کربلا ۶۱ھ میں پیش آیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی ظاہری ولادت ۲۳۲ھ میں ہوئی یعنی واقعہ کربلا کے تقریباً ۱۷۱سال بعد اور ولادت کے دوسرے ہی سال ۲۳۳ھ میں متوکل تخت حکومت پر آیا جس کی حکومت کا سلسلہ ۲۴۷ھ تک جاری رہا یعنی تقریباً ۱۴یا۱۵سال اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی

[۱] مصباح المتہجد صفحہ ۵۴۸ وتہذیب الاحکام جلد ۶ صفحہ ۵۲

عمر بھی تقریباً ۱۵ سال تھی چونکہ متوکل حضرت علیؑ اور ان کی اولاد سے بے پناہ بغض وعناد رکھتا تھا اس لئے اس نے اولاد علیؑ پر بے انتہا مظالم ڈھائے اس کے مظالم بھی یزید بن معاویہ سے کم نہ تھے۔اس ملعون نے نواسہ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کے روضہ مبارک کو مسمار کر کے اس پر کھیتی کرنے کا حکم دیدیا تا کہ قبر مطہر کے آثار بالکل مٹ جائیں اور زیارت پر پابندی عائد کر دی اور حکومتی پیمانہ پر حضرت کی زیارت کو جرم قرار دیا اب اس کا زائرین پر کچھ نہ کچھ اثر ہونا فطری امر تھا خصوصاً ان زیارات میں جو کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے ”زیارت اربعین“، جو چہلم کے دن سے مخصوص ہے ویسے بھی چہلم کے دن مظلوم کربلا کی قبر مطہر پر زائرین کے پہونچنے کا سلسلہ حضرت کی شہادت کے بعد ہی سے شروع ہو گیا تھا اور اس دن کی زیارت کو اہمیت بھی حاصل ہے صحابی رسولؐ جناب جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے چہلم کے دن مظلوم کربلاؑ کی زیارت کی اہمیت کو پوچھئے یہ وہ محترم زائر ہے جس نے ضعیفی میں آنکھوں کی بینائی رخصت ہونے کے باوجود اپنے کو چہلم کے دن مظلوم کربلا کی قبر مطہر تک پہونچایا اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔دیکھئے، ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد۔

بہت سی باتیں حالات کے تقاضہ کو دیکھتے ہوئے سامنے آتی ہیں ممکن ہے ۲۰ ر صفر چہلم کی اہمیت کے پیش نظر حکومت کی ظالمانہ روش جیسے متوکل کا زیارت امام حسینؑ کو جرم قرار دینا، زیارت پر بے جا پابندیاں عائد کرنا، اولاد علیؑ پر بے دریغ

مظالم ڈھانا، کربلا و آثار کربلا کو مٹانے کے درپے ہونا، ان سارے حالات کے پیش نظر کربلا اور آثار کربلا کے تحفظ کے لئے وارث حسین ابن علی علیہما السلام حضرت امام حسن عسکریؑ نے زیارت اربعین کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے اسے مومن کی علامت بتایا اور اس طرح آپ نے زیارت پر لگائی گئی متوکل بلکہ ہر عہد کے متوکل کی پابندیوں کو ہمیشہ کے لئے بے اثر بنا کے ان کی حسرتوں کو خاک میں ملا دیا۔

آج چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی حضرت کے فرمان کا اثر صاف نظر آتا ہے ۲۰؍صفر چہلم کے دن زائرین مظلوم کربلا جوق درجوق کربلا پہونچ کر اپنے مظلوم آقا کی قبر مطہر کے قریب سوز دل کے ساتھ زیارت اربعین پڑھتے ہیں اور اس طرح اپنے ایمان کا ثبوت دے کر اپنے مولا حضرت امام حسن عسکریؑ کے فرمان پر لبیک کہتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے حدیث مبارکہ میں زیارت اربعین کے ساتھ کچھ اور مومن کی علامتوں کو بیان کیا ہے ممکن ہے زیارت اربعین کے ساتھ اور علامتوں کو ذکر کرنے میں مصلحت پیش نظر رہی ہو اس لئے کہ صرف زیارت اربعین بیان کرنے میں دشمن کی نظر زیارت اربعین کی اہمیت پر مرکوز ہوتی اور اس وقت کے حالات زیارت کے لئے کسی بھی طرح سازگار نہیں تھے لٰہذا ''زیارت اربعین'' کے ساتھ کچھ اور چیزوں کو بیان کیا جیسے - دن ورات میں ۵۱ رکعت نمازیں پڑھنا، داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا، خاک پر سجدہ کرنا، بلند

آواز سے بسم اللہ کہنا ۔میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے اہم علامت زیارت اربعین ہے اس لئے کہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر زائرین کا راہ زیارت میں قدم بڑھانا موت کو دعوت دینا تھا ایسے سنگین حالات میں زائرین کا ''زیارت اربعین'' کے ذریعہ اپنی شناخت کو برقرار رکھنا کسی جہاد سے کم نہ تھا امام علیہ السلام کی مذکورہ حدیث میں ''زیارت اربعین'' کے ساتھ ساتھ کچھ اوراہم علامتوں کا ذکر کرنا بھی وقت وحالات کا اہم تقاضا تھا اس لئے کہ نام نہاد خلفاء اورامت مسلمہ نے صاحبان ایمان کی ان خاص علامتوں کو یا تو عمداً نظرانداز کردیا یا پھراس میں ایسی تحریف کردی کہ اس کی اصل شکل جاتی رہی جیسے علامت مومن میں بلند آواز سے بسم اللہ کہنا ہے مگر افسوس قرآن مجید کی اس اہم آیت کو نماز سے عمداً نکال دیا اور اس میں دانستہ طور پر شدید اختلاف پیدا کردیا کہ یہ سورہ کا جز نہیں ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ بسم اللہ سورہ کا جز ہے،اسی طرح خاک پر سجدہ کرنا بھی مومن کی علامت ہے اس لئے کہ یہ مومن کی خاکساری کی علامت ہے اور سچ پوچھئے تو خاک کربلا پر سجدہ کرنا سجدہ کی معراج ہے اس لئے کہ خاک کربلا میں وہ یادیں جذب ہیں جو مومن کو یاد خدا تک پہونچاتی ہیں اس پر بھی لوگوں کو اعتراض ہے کہ خاک کربلا پر سجدہ کیوں؟ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی مستحب اور علامت مومن ہے لیکن بعض علماء اہل خلاف نے اسے بائیں ہاتھ میں پہننے پر اس لئے زور دیا ہے کہ داہنے ہاتھ میں پہننا شیعوں کا شعاراوران کی علامت بن چکا ہے،اسی طرح ۵۱ رکعت

نماز میں ۱۷ رکعت فرض نماز کے ساتھ ۳۴ رکعت نوافل بتا کر امام علیہ السلام نے ہمیں یہ بتایا ۱۷ رکعت نماز کو معراج اسی وقت مل سکتی ہے جب اس کے ساتھ ۳۴ رکعت مستحب نمازیں بھی پڑھی جائیں، امام علیہ السلام نے خصوصیت کے ساتھ ان علامتوں کو بیان کیا ہے تا کہ زمانہ گذرنے کے ساتھ مومنین اپنی شناخت اور پہچان نہ کھودیں یہ ہمارے امام علیہ السلام کی حکمت عملی تھی کہ ہم کو ہماری شناخت بتا کر اقوام عالم میں ہمارے تشخص کو برقرار رکھا۔ اگر دیکھا جائے تو آج یہ ساری علامتیں کربلا والوں سے باقی ہیں اس لئے کہ ان جان نثاروں میں یہ ساری علامتیں بدرجہ اتم موجود تھیں سوائے زیارت اربعین کے، اس لئے کہ یہ علامت ان کی شہادت کے بہت بعد امام صادقؑ کے ذریعہ وجود میں آئی لہٰذا اب ضروری تھا کہ چہلم کے دن امام حسینؑ اور ان شہداءؑ کو مخصوص زیارت کے ذریعہ یاد کیا جائے جس کی طرف ہمارے امام نے ہمیں متوجہ کیا تا کہ ہم زیارت کے آئینہ میں ان کے صفات و کردار کو دیکھ کر اپنے اندر بھی وہ صفات پیدا کریں، درحقیقت یہی زیارت کی اصل روح ہے جس کے بغیر زیارت بے جان ہے اب آئیے ہم ان شہدا کی زندگیوں سے درس لے کر اپنے اندر بھی ان ایمانی علامتوں کو پیدا کریں اور اقوام عالم میں اپنی انفرادیت برقرار رکھیں تا کہ دیکھنے والا دشمن کہہ اٹھے کہ واقعاً یہ قوم اپنے اماموں کی سچی پیرو کار ہے۔

زیارت اربعین مستند کتابوں میں

زیارت اربعین آثار کربلا کو زندہ و باقی رکھنے کے لئے وہ اہم زیارت ہے جسے ہمارے جیدوا کابر علمائے کرام طاب ثراہم نے اپنے اپنے گرانقدر تالیفات میں جگہ دی ہے میں یہ نہیں سمجھتا کہ ان محتاط علماء کرام رحمہم اللہ نے اس زیارت کے اسناد پر غور وفکر نہ کیا ہو اور اسے اپنے تالیفات میں جگہ دیدی ہو اس لئے کہ شرعی ذمہ داریوں کا احساس ان باریکیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور لکھنے والا حتی المقدور اس بات کی بھرپور کوشش کرتا ہے کہ میں اپنی شرعی ذمہ داریوں سے بہر صورت بری رہوں لہٰذا اس زیارت کے مستند ہونے میں کسی طرح کا کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا اس لئے کہ یہ زیارت مستند علمائے کرام رحمہم اللہ کی مستند کتابوں میں درج ہے چنانچہ شیخ الطائفہ حضرت ابوجعفر محمد بن حسن طوسیؒ (متوفی ۴۶۰ھ) جو دنیائے اسلام کے عظیم ترین دانشمند تھے آپ اپنے زمانے کے فقہاء ومتکلمین کے رئیس تھے ادب، رجال، تفسیر، اور حدیث میں بھی ید طولی رکھتے تھے اپنی اہم کتاب "مصباح المتھجد اورتہذیب الاحکام" میں مع سلسلہ رواۃ اس زیارت کو نقل کیا ہے۔ اسی طرح اس زیارت کو حضرت شیخ تقی الدین ابراہیم بن علی بن الحسن بن محمد عاملی الکفعمی (متوفی ۹۰۰ھ) اپنی کتاب "مصباح کفعمی" میں

نقل کی ہے اس زیارت کو عارف ربانی، فقیہہ صمدانی حضرت رضی الدین ابو القاسم بن موسیٰ معروف بہ سید ابن طاؤس ؒ نے اپنی کتاب ''اقبال الاعمال'' میں نقل کیا ہے اس زیارت کو علامہ محمد باقر مجلسیؒ (متوفی ۱۱۱۰ھ) جو شیعوں کے اکابر علماء میں سے تھے علم حدیث میں تو متبحر تھے ہی اس کے علاوہ بہت سے علوم میں مہارت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنی کتاب ''زاد المعاد'' میں جگہ دی ہے اس زیارت کو ثقۃ المحدثین حاج شیخ عباس قمیؒ (متوفی ۱۳۵۹ھ) جو مشہور محدث تھے آپکا شمار مشائخ روایت میں ہوتا ہے آپ نے زیارت اربعین کو اپنی کتاب مفاتیح الجنان میں نقل فرمایا ہے لہٰذا اس زیارت کے معتبر و مستند ہونے میں ان معتبر و مستند علماء کا اپنے تالیفات میں نقل کر دینا ہی ہمارے لئے حجت ہے۔

جناب صفوان زیارت اربعین کے خاص راوی

نام ''صفوان بن مہران جمال اسدی کوفی، کنیت ابو محمد، ثقۃ المحدثین، جناب شیخ عباس قمیؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں ''بسیار ثقہ وجلیل القدر است''، یعنی جناب صفوان انتہا درجہ کے ثقہ اور گرانقدر شخصیت کے مالک ہیں اور جناب محمد بن محمد بن نعمان متوفی ۴۱۳ھ جو شیخ مفیدؒ کے لقب سے مشہور ہیں انھوں نے صفوان کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے ثقہ اور راز دار اصحاب میں شمار کیا ہے[۱] کوفہ کے رہنے والے تھے اونٹوں کو کرایہ پر دینے کا کاروبار کیا کرتے تھے ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ صفوان کیا تم اپنے اونٹ ہارون کو کرایہ پر دیتے ہو؟ عرض کی مولا، ہاں، صرف راہ مکہ میں، فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ جب تک وہ واپس نہیں آجاتے کیا تم اس بات کی آرزو رکھتے ہو کہ وہ سب واپس آجائیں تا کہ کرایہ اور میرے سب اونٹ مل جائیں، عرض کی بے شک، فرمایا سنو: ظالم کی بقا کی آرزو کرنے والا بھی روز قیامت انھیں کے ساتھ محشور ہوگا، یہ سن کر صفوان جمال نے اپنے سارے اونٹ بیچ ڈالے۔ ہارون کو جب یہ معلوم ہوا تو

---

[۱] الارشاد صفحہ ۲۸۸

اس نے کہا اگر اس معاملہ میں میرے ساتھ تمہارے اچھے روابط نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کرا دیتا۔ صفوان کے بارے میں یہ ملتا ہے کہ وہ ایک مدت تک امام صادق علیہ السلام کو مدینہ سے کوفہ لاتے رہے اور خود بھی بیس سال تک برابر قبر امیرالمومنین علیہ السلام کے نزدیک جا کر نماز ادا کرتے رہے[۱]۔ امام علیہ السلام نے اپنے ایسے معتمد، ثقہ اور خاص صحابی کو زیارت اربعین تعلیم فرمائی اور صرف یہی نہیں بلکہ زیارت عاشور کے بعد پڑھی جانے والی دعا اور زیارت وارثہ بھی تعلیم فرمائی جو کربلا اور آثار کربلا کی بقا کا دائمی ذریعہ ہے محبان اہلبیتؑ کو اس سے غفلت نہیں برتنا چاہئے۔

---

[۱] منتھی الآمال صفحہ ۸۹۲

اربعین کی اہمیت صحابی رسولؐ سے پوچھئے

جناب جابرؓ بن عبداللہ انصاری رسولؐ اسلام کے وہ عظیم المرتبت صحابی ہیں جنھوں نے جیسے ہی رسولؐ کے نواسہ حضرت امام حسینؑ کی خبر شہادت سنی بے چین ہو گئے اور اپنے مظلوم آقا کی زیارت کے لئے کوفہ کی سمت چل دیئے اور امام حسینؑ کی شہادت کے چالیسویں دن اس سرزمین پر پہونچ گئے جس میں بی بی زہراؑ کا چاند غروب ہو گیا، اس وقت آپ کی عمر ۷۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی، آنکھوں کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی علامہ شیخ جعفر شوشتری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''خصائص الحسین'' میں لکھتے ہیں کہ دور کے شہروں سے جس نے سب سے پہلے مظلوم کربلاؑ کی زیارت کا قصد کیا وہ جناب جابرؓ ہیں آپ کے ساتھ اس سفر میں عطیہ بن سعد ابن جنادہ کوفی بھی تھے جن کا شمار علماء ومفسرین میں ہوتا تھا (اگرچہ بعض لوگوں نے ان کو آپ کا غلام بھی بتایا ہے) ممکن ہے کوفہ میں جناب جابرؓ عطیہ کے یہاں قیام پذیر رہے ہوں پھر وہاں سے دونوں حضرات کربلا کے لئے روانہ ہو گئے ہوں۔ عطیہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ وارد کربلا ہوئے تو جناب جابرؓ نے سیدھے نہر فرات کا رخ کیا وہاں انھوں نے غسل کیا پاکیزہ لباس پہنا اور ذکر خدا کرتے ہوئے مظلوم کربلا امام حسینؑ کی قبر مطہر کی

طرف بڑھے جب قریب قبر پہونچے تو مجھ سے کہنے لگے اے عطیہ ذرا میرا ہاتھ میرے مولا کی قبر پر رکھ دو میں نے جیسے ہی ان کا ہاتھ مظلوم کربلا کی قبر مطہر پر رکھا ویسے ہی شدت غم سے انھوں نے اپنے کو مولا کی قبر مطہر پر گرادیا اور بے ہوش ہوگئے جب میں نے ان پر پانی چھڑکا تو وہ ہوش میں آئے اور بے ساختہ زبان سے تین بار پکارا، یاحسینؑ، یاحسینؑ، یاحسینؑ پھر کہنے لگے حَبِیْبٌ لَا یُجِیْبُ حَبِیْبَہٗ ہائے حبیب اپنے حبیب کا جواب نہیں دیتا پھر رو کر خود ہی کہنے لگے اے میرے مظلوم آقا آپ مجھے جواب کیسے دے سکتے ہیں آپ تو شہید ہوگئے، آپ کی رگہائے گردن تو کاٹ دی گئیں، آپ کے سروتن میں جدائی ہوگئی، (درحقیقت ان فقروں سے جناب جابر کا مقصد حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت بیان کرنا تھا ورنہ وہ منصب امامت کی بھرپور معرفت رکھتے تھے چنانچہ اس کے بعد جو زیارت کے فقرے آپ کی زبان سے جاری ہوئے ہیں وہ آپ کی معرفت کی واضح دلیل ہیں) اس کے بعد وہ اپنے آقا کو خطاب کرکے کہنے لگے اے میرے آقا حسینؑ میں گواہی دیتا ہوں آپ خاتم النبیینؐ کے فرزند ہیں، آپ سیدالوصیینؑ کے دلبند ہیں، آپ خامس آل عباؑ ہیں یہ کہنے کے بعد شہدائے کربلا کی طرف رخ کیا اور کہا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَاءِ الْحُسَیْنِ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِهٖ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتُمُ

الزَّكوٰةَ وَاَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُمُ الْمُلْحِدِيْنَ وَعَبَدْتُمُ اللهَ حَتّٰى آتَاكُمُ الْيَقِيْنُ وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ شَارَكْنَا كُمْ فِيْمَا دَخَلْتُمْ فِيْهِ ۔سلام ہوتم پراے ارواح (مقدسہ) (زہے قسمت) جوتم حسینؑ بن علیؑ کے وجود میں ضم ہوگئیں (یعنی اپنے قطرہ وجود کو بحر ابدیت میں ضم کر دیا) اور ان کے ساتھ کوچ کر گئیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ (آپ حضرات نے) نماز قائم کی (فریضہ) زکوٰۃ ادا کیا، نیکی کا حکم دیا ،برائی سے روکا اور بے دینوں سے جہاد کیا اور تادم مرگ خدا کی عبادت کی،اس ذات کی قسم جس نے (اپنے حبیب) محمد مصطفیٰ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر (اس دنیا میں) بھیجا جس عمل خیر میں تم داخل ہو ہم بھی تمہارے ساتھ تمہارے اس عمل میں شریک ہیں۔جناب جابر کے ان فقروں کو سننے کے بعد عطیہ کو حیرت کی انتہا نہ رہی کہنے لگے اے جابر! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم ان کے ساتھ ان کے عمل میں کیسے شریک ہوسکتے ہیں؟ نہ ہم نے ان کی طرح سفر کی صعوبتیں برداشت کیں ،نہ ہی تلوار اٹھائی مگر انھوں نے جام شہادت نوش کیا ان کے سر و تن میں جدائی ہوئی ان کے بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوئیں۔

جناب جابرؓ رسولؐ اسلام کے بامعرفت صحابی تھے جواب دیتے ہوئے فرمایا !سَمِعْتُ حَبِيْبِىْ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ قَوْماً حُشِرَ مَعَهُمْ

وَمَنۡ اَحَبَّ عَمَلَ قَوۡمٍ اَشۡرَكَ فِيۡ عَمَلِهِمۡ وَالَّذِيۡ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالۡحَقِّ نَبِيًّا اِنَّ نِيَّتِيۡ وَنِيَّةَ اَصۡحَابِيۡ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيۡهِ الۡحُسَيۡنُؑ وَاَصۡحَابُهُ۔[۱] اے عطیہ سنو! میں نے اپنے حبیب، خدا کے رسولؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی قوم کو دوست رکھا وہ اسی قوم کے ساتھ اٹھایا جائیگا اور جس نے کسی قوم کے عمل کو پسند کیا وہ ان کے ساتھ ان کے عمل میں شریک ہوا قسم ہے اس ذات کی جس نے (اپنے حبیب محمد مصطفیؐ) کو حق کے ساتھ نبیؐ بنا کر (اس دنیا میں) بھیجا، بے شک میری اور میرے اصحاب کی وہ نیتیں ہیں جو امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کی تھیں..

جناب جابر کی بیان کردہ اس حدیث رسولؐ کی روشنی میں تولا وتبرا کا مفہوم بھی واضح ہوگیا اب جو شخص بھی، چاہے وہ زمانہ ماضی میں ہو یا حال واستقبال میں غرض کسی بھی عہد میں ہو اگر وہ حق اور اہل حق کو دوست رکھتا ہے یا ان کے عمل کو پسند کرتا ہے تو انشاء اللہ اس کا حشر انھیں اہل حق کے ساتھ ہوگا اسی طرح اگر کوئی باطل اور اہل باطل کو دوست رکھتا ہے یا کوئی شخص ان کے عمل کو پسند کرتے ہوئے اظہار رضایت کرتا ہے تو اس کا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا گویا اس وقت بھی حق و باطل کی جنگ چل رہی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کون کس کے ساتھ ہے جو جس کے ساتھ ہوگا اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔

---

[۱] خلاصہ بشارۃ المصطفیؐ صفحہ ۸۹

اربعین کے دن اہل حرم کربلا میں

کربلا میں ۲۰ صفر چہلم کے دن جب صحابی رسولؐ جناب جابرؓ کی امام سجادؑ سے ملاقات ہوئی تو حضرت کے دل کا درد وکرب ابل پڑا، دل کے زخم ہرے تھے ہی، لہولہان ہو گئے اپنے جد کے صحابی سے تڑپ کے فرمانے لگے۔ یا جَابِرُ هٰهُنَا وَاللهِ قُتِلَتْ رِجَالُنَا، وَذُبِحَتْ اَطْفَالُنَا، وَسُبِيَتْ نِسَائُنَا، وَحُرِّقَتْ خِيَامُنَا[1]۔ اے جابرؓ خدا کی قسم اسی جگہ ہمارے مردوں کو قتل کیا گیا اسی سرزمین پر ہمارے بچے ذبح کئے گئے اور ہماری مستورات کو قیدی بنایا گیا اور ہمارے خیموں کو جلا دیا گیا۔

کتب تاریخ میں اہل حرم کے کربلا پہونچنے اور جناب جابرؓ سے ملاقات ہونے کو مورخین اور محققین نے اپنے اپنے نظریات کے مطابق بیان کیا ہے یا ترک کیا ہے لیکن جناب جابر کی کربلا میں اہل حرم سے ملاقات بہرحال متحقق ہے۔

[1] سوگنامۂ آل محمدؐ صفحہ ۵۰۶

زیارت اربعین اور پڑھنے کا وقت

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ سلسلہ رواۃ کو بیان کرتے ہوئے صفوان بن مہران جمال سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ قَالَ لِیْ مَوْلَایَ الصَّادِقُ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ فِیْ زِیَارَتِ الْاَرْبَعِیْنَ تَزُوْرُ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ النَّہَارِ وَتَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَلِیِّ اللہِ ۔[1]

مجھ سے میرے مولا امام جعفر صادقؑ نے زیارت اربعین کے متعلق فرمایا: کہ (۲۰؍صفر بروز چہلم) دن چڑھے تم زیارت اربعین پڑھو۔ اصطلاح میں ''اِرْتِفَاعُ النَّہَار'' ، سورج نکلنے کے تین گھنٹہ بعد کے ''دن'' کو کہا جاتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ دن چڑھے زیارت پڑھے۔

ثُمَّ تُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَتَدْعُوْ بِمَا اَحْبَبْتَ ۔ اور زیارت کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

[1] تہذیب الاحکام جلد ۶ صفحہ ۱۱۳

زیارت اربعین مع ترجمہ

اَلسَّلَامُ عَلٰی وَلِیِّ اللّٰہِ وَحَبِیْبِہٖ،

سلام ہو اللہ کے ولی اور اس کے حبیب پر،

اَلسَّلَامُ عَلٰی خَلِیْلِ اللّٰہِ وَنَجِیْبِہٖ،

سلام ہو خلیل خدا اور اس کے منتخب (بندہ) پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَفِیِّ اللّٰہِ وَابْنِ صَفِیِّہٖ،

سلام ہو اللہ کے مخلص اور اس کے مخلص کے فرزند پر،

اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّھِیْدِ،

سلام ہو حسینؑ مظلوم شہید پر،

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ وَقَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ،

سلام ہو رنج وغم جکڑے ہوئے مقتولِ گریہ و بکا پر،

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّہٗ وَلِیُّكَ وَابْنُ وَلِیِّكَ

اے خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک (وہ حسینؑ) تیرے ولی اور تیرے ہی ولی کے فرزند ہیں

وَصَفِیُّكَ وَابْنُ صَفِیِّكَ الْفَائِزُ بِکَرَامَتِكَ

اور تیرے مخلص (بندہ) ہیں اور تیرے ہی مخلص (بندہ) کے فرزند ہیں (وہ) تیری کرامت سے ہی فائز و کامیاب ہیں

اَکْرَمْتَہٗ بِالشَّھَادَةِ وَحَبَوْتَہٗ بِالسَّعَادَةِ

تونے انھیں (شرف) شہادت سے کرامت بخشی، اور سعادت سے سرفراز کیا

وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِّنَ السَّادَةِ

اور ولادت کی پاکیزگی اس کے لئے منتخب کی، اور (آقا حسین علیہ السلام کو) سرداروں میں سے سردار

وَقَائِداً مِّنَ الْقَادَةِ وَذَائِداً مِّنَ الذَّادَةِ

اور قیادت کرنے والوں میں سے قائد، اور دفاع کرنے والوں میں سے دفاع کرنے والا بنایا

وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ

اور اے (خدا) تونے اسے انبیأ کی میراث عطا کی

وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ

اور اپنے اوصیاء میں اسے اپنی مخلوق پر (اپنی) حجت قرار دیا

فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ

اس نے (لوگوں کو تیری طرف) بلانے کا حق ادا کیا اور نصیحت کی، اور تیری راہ میں اپنی جان (تک) دیدی

لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ

تا کہ وہ تیرے بندوں کو جہالت اور گمراہی کی حیران کن (وادی) سے نجات دلادے

وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا

مگر وہ لوگ جو فریب دنیا میں مبتلا تھے ان لوگوں نے مذکورہ حضرت کے امور کے خلاف گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کی مدد کی

وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنَى،

اور انھوں نے (آخرت میں ملنے والے) اپنے حصہ (ثواب) کو نہایت ہی کم قیمت پر بیچ ڈالا

وَشَرٰی آخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ الْاَوْکَسِ

اور اپنی آخرت کو معمولی قیمت پر فروخت کرڈالا

وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰی فِیْ هَوَاهُ

اور متکبرانہ روش اختیار کی اور اپنے خواہشات کے (دَل دَل) میں پھنس کر ہلاک ہو گئے

وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِیَّكَ

اور تجھے اور تیرے نبی کو ناراض کیا

وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

اور تیرے بندوں میں عداوت ونفاق رکھنے والے

وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِیْنَ النَّارَ

اور اپنے (گناہوں) کا بوجھ اٹھانے والے جہنمیوں کی اطاعت کی

فَجَاهَدَهُمْ فِیْكَ صَابِراً مُحْتَسِباً

(مگر اس حسینؑ نے) ثواب کی خاطر تیری راہ میں صبر کے ساتھ جہاد کیا

حَتّٰی سُفِكَ فِیْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ وَاسْتُبِیْحَ حَرِیْمُهٗ

یہاں تک کی تیری اطاعت میں ان کا (ناحق) خون بہا دیا گیا اور ان کی حرمت کو مباح سمجھ لیا گیا

اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِیْلاً

خدایا! ان کے قاتلوں پر سخت لعنت کر

وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً اَلِیْماً،

اور ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ،

اے رسولِ خدا کے فرزند آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ

اے سید الاوصیاء (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) کے دلبند آپ پر سلام ہو

اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ

میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ کے امین ہیں، اللہ کے امین کے فرزند ہیں

عِشْتَ سَعِيْداً وَمَضَيْتَ حَمِيْداً

آپ نے خوش نصیبی کے ساتھ (پوری) زندگی بسر کی، اور قابل تعریف زندگی گذاری

وَمُتَّ فَقِيْداً مَظْلُوْماً شَهِيْداً،

اور مظلوم وشہید (دنیا سے) سدھارے

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ نے جو آپ سے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنے والا ہے

وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ،

اور آپ کو چھوڑنے والوں کو ہلاک، اور آپ کے قاتلوں پر عذاب کرنے والا ہے

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ سے کئے ہوئے (ہر) عہد کو پورا کیا

وَجَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِهٖ حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ،

اور اس کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ موت آگئی،

فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ

خدا آپ کے قاتلوں پرلعنت کرے، اور خدا آپ کے ظالموں پرلعنت کرے

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ

اور خدا (واقعۂ شہادت کو) سن کر اس پر راضی ہو جانے والوں پرلعنت کرے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنِّیْ وَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ،

خدایا! میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں بے شک میں ان کے دوست کا دوست، اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں،

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،

اے رسولؐ خدا کے دلبند (حسینؑ) میرے ماں باپ آپ پر قربان

اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بلند ترین اصلاب

وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِهَا

اور پاکیزہ ترین ارحام میں خدا کے (ایسے) نور تھے کہ جاہلیت (و بے دینی) کی ناپاکیاں آپ کو نہ چھوسکیں

وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِیَابِهَا،

نہ ہی اس کا ناپاک دامن آپ پر سایہ ڈال سکا

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّیْنِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کا ستون

وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِیْنَ،

مسلمانوں کے سردار اور مومنین کی پناگاہوں میں سے ایک ہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ

میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ امام، نیک کردار، پرہیزگار

الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ

پسندیدہ صفات، پاکیزہ، اور ہادی ومہدی ہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی نسل سے (ہونے والے ائمہ علیہم السلام) روح تقویٰ

وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا

نشان ہدایت اور (دین کی) مضبوط رسی، اور دنیا والوں پر خدا کی حجت ہیں

وَاَشْهَدُ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ

میں گواہی دیتا ہوں (اقرار کرتا ہوں) کہ میں آپ پر، اور آپ کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں

مُوْقِنٌ بِشَرَايِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ

اور اپنے دین کے احکام اور اپنے نتائج اعمال کا یقین رکھتا ہوں

وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ

میں دل سے آپ کا خیر خواہ ہوں میں آپ کے حکم کا تابع ہوں

وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ

میری نصرت (ہروقت) آپ کے لئے حاضر ہے یہاں تک کہ خدا (آپ کی رجعت کی) اجازت دیدے

فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ

(مولا) میں آپ کے ساتھ ہوں آپ کے ساتھ، آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ

خدا کی رحمتیں نازل ہوں آپ پر، آپ کی ارواح (طیبہ) پر، آپ کے اجساد (طاہرہ) پر

وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ

آپ کے شاہد و غائب پر، آپ کے ظاہر و باطن پر۔

آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

آمین یارب العالمین

حل لغات

صَفِیٌّ، صَفُوَۃٌ۔ مخلص دوست

حَبُوتَہٗ، حَبُوًا۔ نزدیک ہونا

حَبَا کَذَا وَبِکَذَا۔ بغیر بدلہ کے دینا

اِجْتَبٰی۔ کسی چیز کو پسند کرنا، چن لینا

مَنَحَ (ف، ض) الشی، دینا، عطا کرنا

مُھْجَتَہٗ۔ خون یا دل کا خون، روح، زندگی

تَوَازَرَ عَلَیْہِ۔ تعاون، تناصر، باہم مدد کرنا،

کہا جاتا ہے **آزَرَنِی** فُلَانٌ عَلٰی اَمْرِی اَیْ کَانَ لِی نَصِیْراً وَمُعِیْناً، فلاں شخص میرے معاملہ میں معاون ومددگار رہا۔

اَرْذَلُ۔ گھٹیا، ردی اَوْکَسُ۔ زیادہ ناقص، حقیر

تَغَطْرَسَ۔ متکبرانہ چال چلنا، اترانا، بخل کرنا

تَرَدّٰی۔فِی الْبِئْرِ، کنویں میں گرنا شِقَاقٌ۔مخالفت کرنا، عداوت رکھنا

مُحْتَسِباً۔ ،اَیْ طَالِباً بِوَجْہِ اللہِ وَثَوَابِہٖ اللہ کی خوشنودی وثواب کی خاطر

وَبِیْلاً۔ سخت

مَعْقِلٌ۔ پناہ گاہ

حصہ دوم

زیارات واعمال

زیارت عاشورہ معروفہ اور پڑھنے کا طریقہ

محدث خبیر علامہ محمد باقر مجلسیؒ نے اس زیارت کے پڑھنے کے طریقے میں چند احتمالات پیش کئے ہیں لیکن جو ظاہر روایت کو دیکھتے ہوئے قوی ترین احتمال ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ دور یا نزدیک سے اس زیارت کو پڑھے تو سب سے پہلے امام حسینؑ کی قبر مطہر کی طرف اشارہ کر کے یہ مختصر زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے اس کے بعد زیارت عاشورہ پڑھے اس کے بعد سو مرتبہ محمد وآل محمد کے دشمنوں پر لعن کرے اس کے بعد سو مرتبہ امام مظلومؑ انکی اولاد طاہرہ ،انکے اصحاب باوفا کو سلام کے ذریعہ یاد کرے اور سلام کے مخصوص فقروں کو زبان پر جاری کرے اس کے بعد پھر ایک مرتبہ لعن کے مخصوص فقرے زبان پر جاری کرے اور پھر سجدے میں جائے اور دعائے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ ،، پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور نماز کے بعد دعائے صفوان پڑھے جو دعائے علقمہ کے نام سے مشہور

ہے۔ یاد رہے کہ زیارت عاشورہ معروفہ میں سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام پڑھنے کا حکم ہمارے پانچویں امام حضرت محمد باقرؑ نے دیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ’’قُلْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ‘‘ تم لعن وسلام کے فقروں کو سو سو مرتبہ کہو اس سلسلے میں بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ لعن کے مکمل فقرے اور اسی طرح ایک مرتبہ سلام کے مکمل فقرے پڑھ لے تو بھی کافی ہے اسی طرح بعض لوگوں نے جیسے علامہ شیروانی محمد شریف ابن الرضا، نے اپنی کتاب ’’الصدف المشحون‘‘ میں علماء اور محدثین کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ امام علی نقیؑ نے فرمایا جس شخص نے زیارت عاشورہ میں لعن کے مکمل فقرے کو ایک مرتبہ پڑھا اس کے بعد اس نے صرف اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً کی ۹۹ مرتبہ تکرار کی وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے لعن کے مکمل فقرے کو سو مرتبہ پڑھا اسی طرح جس شخص نے سلام کے مکمل فقرے کو ایک مرتبہ پڑھا اس کے بعد اس نے صرف اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ کی ۹۹ مرتبہ تکرار کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سلام کے مکمل فقرے زبان پر جاری کئے۔

ان دونوں روایتوں سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارے اماموں کے فرمان میں تضاد ہے مقصد میں تضاد وٹکراؤ کا سوال ہی نہیں ہے البتہ دونو ں روایتوں کو الگ الگ موارد وحالات زمان ومکان کی روشنی میں سمجھنا چاہئے

ممکن ہے کہ امام علی نقیؑ نے جس شخص سے فرمایا ہے اس شخص کے حالات اور ذمہ داریاں اور وقت و مصروفیات کے متقاضی صرف اتنا ہی ہو جتنا امامؑ نے فرمایا اور امام محمد باقرؑ کا فرمان لعن وسلام کیلئے عمومی ہو، اور ساتھ ساتھ وہ زمانہ واقعہ کربلا سے قریبی زمانہ بھی تھا لوگوں کو لعن وسلام کی پورے پورے فقرے ادا کرنے کی تاکید میں عاشورہ کی قربانی اور مقاصد کی ترویج پر تاکید کی زیادہ ضرورت رہی ہو لہٰذا دونوں روایتیں اپنی اپنی جگہ پر مکمل ومفید اور قابل عمل ہیں اب قاری اپنے دیگر فرائض کو نظر میں رکھتے ہوئے اس پر عمل کرے

چونکہ زیارت کے نسخوں میں کہیں کہیں لفظی فرق ہے لہٰذا میں نے وثوق صحت کی بناء پر زیارت عاشورہ معروفہ، غیر معروفہ، و زیارت اربعین ثقۃ المحدثین مرحوم حاج شیخ عباس قمی طاب ثراہ کی کتاب مفاتیح الجنان سے نقل کی ہے جنھوں نے اس کتاب کی تالیف میں انتہائی زحمت اٹھائی ہے اور بے حد دقت نظر سے کام لیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ صد در صد صحیح اور لوح محفوظ کے بالکل مطابق ہے اس لئے کہ وہ معصوم تو تھے نہیں مگر ہاں مجھے اتنا یقین ضرور ہے کہ حتی الامکان انھوں نے اپنی ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہونے کی کوشش ضرور کی ہے -

زیارت عاشورہ معروفہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعاً سَلَامُ اللّٰهِ اَبَداً مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ

الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللهِ
وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَاۗئِهِمْ
يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ
حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ
مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ
مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللهُ شِمْراً وَلَعَنَ
اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ بِكَ فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ
مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِيْ بِكَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ
مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهاً بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ
وَاِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَیْہِ السَّلَام وَاِلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاِلَى الْحَسَنِ
وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ
الْحَرْبَ وَبِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ
عَلَيْكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ
ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرٰى فِيْ ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ

وَعَلٰی اَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللهِ وَاِلَیْکُمْ مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ
اِلَی اللهِ ثُمَّ اِلَیْکُمْ بِمُوَالَاتِکُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِیِّکُمْ
وَبِالْبَرَاۤئَةِ مِنْ اَعْدَاۤئِکُمْ وَالنَّاصِبِیْنَ لَکُمُ الْحَرْبَ
وَبِالْبَرَاۤئَةِ مِنْ اَشْیَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ اِنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَکُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ وَوَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاکُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاکُمْ فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِیْ اَکْرَمَنِیْ
بِمَعْرِفَتِکُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِیَاۤئِکُمْ وَرَزَقَنِی الْبَرَاۤئَةَ مِنْ
اَعْدَاۤئِکُمْ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ
یُّثَبِّتَ لِیْ عِنْدَکُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَسْئَلُهُ اَنْ یُّبَلِّغَنِیَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَکُمْ عِنْدَ اللهِ وَاَنْ
یَّرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِیْ مَعَ اِمَامٍ هُدًی ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ
مِنْکُمْ وَاَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّکُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَهُ
اَنْ یُّعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِکُمْ اَفْضَلَ مَا یُعْطِیْ مُصَاباً
بِمُصِیْبَتِهِ مُصِیْبَةً مَا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ رَزِیَّتَهَا فِی
الْاِسْلَامِ وَفِیْ جَمِیْعِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ
فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِیْ مَمَاتَ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَیَّةَ وَابْنُ اٰکِلَةِ الْاَکْبَادِ اللَّعِیْنُ ابْنُ اللَّعِیْنِ عَلٰی لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ وَّمَوْقِفٍ وَقَفَ فِیْهِ نَبِیُّكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَةَ وَیَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ عَلَیْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَهٰذَا یَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِیَادٍ وَّاٰلُ مَرْوَانَ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَیْنَ علیہ السلام صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا وَاَیَّامِ حَیَاتِیْ بِالْبَرَآئَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَیْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ، پھر سو مرتبہ کہے

-اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ جَاهَدَتِ الْحُسَیْنَ علیہ السلام وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰی قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِیْعاً، پھر سو مرتبہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَیْكَ مِنِّیْ سَلَامُ اللهِ اَبَداً مَّا بَقِیْتُ وَبَقِیَ

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پھر کہے

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلاً ثُمَّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ خَامِساً وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْراً وَآلَ اَبِي سُفْيَانَ وَآلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلَى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى عَظِيمِ رَزِيَّتِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُودِ وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

بہتر ہے کہ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور نماز کے بعد دعائے صفوان پڑھے جو دعائے علقمہ کے نام سے مشہور ہے۔

دعائے صفوان

مشہور بہ دعائے علقمہ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا
كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا
صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ وَ يَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ يَا مَنْ هُوَ
بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَ يَا مَنْ يَّعْلَمُ خَائِنَةَ
الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ
يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ
الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ، يَا مُدْرِكَ كُلِّ
فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ،
يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، يَا مُنَفِّسَ
الْكُرُبَاتِ، يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ، يَا كَافِيَ

الْمُهِمَّاتِ، يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ
فِي السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ
وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا وَ بِهِمْ اَ تَوَسَّلُ وَ بِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ
اَسْئَلُكَ وَ اُقْسِمُ وَ اَعْزِمُ عَلَيْكَ،وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَهُمْ
عِنْدَكَ،وَ بِالْقَدْرِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ، وَ بِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ
عَلَى الْعَالَمِيْنَ، وَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَهُمْ وَ بِهٖ
خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِيْنَ، وَ بِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَ اَبَنْتَ
فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِيْنَ، حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ
الْعَالَمِيْنَ جَمِيْعاً. اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَ اَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَ هَمِّيْ وَ كَرْبِيْ وَ تَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ
مِنْ اُمُوْرِيْ، وَ تَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَ تُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَ
تُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَاقَةِ، وَ تُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى
الْمَخْلُوْقِيْنَ،وَ تَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهٗ وَ عُسْرَ مَنْ
اَخَافُ عُسْرَهٗ، وَ حُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ، وَ شَرَّ مَنْ

اَخَافُ شَرَّهٗ وَ مَکْرَ مَنْ اَخَافُ مَکْرَہٗ وَ بَغْیَ مَنْ اَخَافُ بَغْیَہٗ، وَ جَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَہٗ وَ سُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَہٗ وَ کَیْدَ مَنْ اَخَافُ کَیْدَہٗ وَمَقْدُرَۃَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَہٗ عَلَیَّ، وَ تَرُدَّ عَنِّیْ کَیْدَ الْکَیَدَۃِ وَ مَکْرَ الْمَکَرَۃِ،اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ فَاَرِدْہُ، وَ مَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَہٗ وَ مَکْرَہٗ وَ بَاْسَہٗ وَ اَمَانِیَّہٗ وَامْنَعْہُ عَنِّیْ کَیْفَ شِئْتَ وَ اَنّٰی شِئْتَ اَللّٰھُمَّ اشْغَلْہُ عَنِّیْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُہٗ وَ بِبَلَآءٍ لَا تَسْتُرُہٗ وَ بِفَاقَۃٍ لَا تَسُدُّھَا وَ بِسُقْمٍ لَاتُعَافِیْہِ،وَذُلٍّ لَا تُعِزُّہٗ وَبِمَسْکَنَۃٍ لَاتَجْبُرُھَا، اَللّٰھُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَیْنَیْہِ، وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ الْفَقْرَ فِیْ مَنْزِلِہٖ وَ الْعِلَّۃَ وَ السُّقْمَ فِیْ بَدَنِہٖ حَتّٰی تَشْغَلَہُ عَنِّیْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَہٗ وَ اَنْسِہٖ ذِکْرِیْ کَمَا اَنْسَیْتَہٗ ذِکْرَکَ وَ خُذْ عَنِّیْ بِسَمْعِہٖ، وَبَصَرِہٖ، وَلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَ رِجْلِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَ جَمِیْعِ جَوَارِحِہٖ وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ السُّقْمَ وَ لَا تَشْفِہٖ حَتّٰی تَجْعَلَ ذٰلِکَ لَہٗ شُغْلاً شَاغِلاً بِہٖ عَنِّیْ وَ عَنْ ذِکْرِیْ وَ اکْفِنِیْ یَا کَافِیَ مَا لَایَکْفِیْ سِوَاکَ فَاِنَّکَ الْکَافِیْ

لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَ مُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَ مُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَ جَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَ مُغِيثُهُ سِوَاكَ وَ مَفْزَعُهُ إِلٰى سِوَاكَ وَ مَهْرَبُهُ إِلٰى سِوَاكَ وَ مَلْجَأُهُ إِلٰى غَيْرِكَ وَ مَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَأَنْتَ ثِقَتِي وَ رَجَائِي وَ مَفْزَعِي وَ مَهْرَبِي وَ مَلْجَايَ وَ مَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَ بِكَ أَسْتَنْجِحُ وَ بِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَ أَتَوَسَّلُ وَ أَتَشَفَّعُ فَأَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ وَ إِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَأَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَ هَمِّي وَ كَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَ غَمَّهُ وَ كَرْبَهُ وَ كَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَ فَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَ اصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ هَوْلَهُ وَ مَؤُنَةَ مَا أَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَ هَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلٰى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَ

كِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِيْ هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ آخِرَتِيْ وَ دُنْيَایَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللهِ اَبَداً مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَمِتْنِيْ مَمَاتَهُمْ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَداً فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ اَتَيْتُكُمَا زَائِراً وَ مُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمَا وَ مُتَوَجِّهاً اِلَيْهِ بِكُمَا وَ مُسْتَشْفِعاً بِكُمَا اِلَى اللهِ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِيْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَاللهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَ الْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَ الْوَسِيْلَةَ اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَ قَضَائِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ اللهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِيْ اِلَى اللهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَباً خَائِباً خَاسِراً بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَباً رَاجِحاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً بِقَضَآءِ جَمِيْعِ حَوَآئِجِيْ وَ تَشَفَّعَا لِيْ اِلَى اللهِ اِنْقَلَبْتُ عَلٰى مَا شَآءَ اللهُ وَلَا

حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مُفَوِّضاً اَمْرِیْ اِلَی اللهِ مُلْجِئاً ظَهْرِیْ اِلَی اللهِ، مُتَوَکِّلاً عَلَی اللهِ وَ اَقُوْلُ حَسْبِیَ اللهُ، وَ کَفٰی سَمِعَ اللهُ لِمَنْ دَعٰی، لَیْسَ لِیْ وَرَآءَ اللهِ وَوَرَآئَکُمْ ،یَا سَادَتِیْ مُنْتَهٰی مَا شَاءَ رَبِّیْ کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ وَ لَا حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَسْتَوْدِعُکُمَا اللهَ وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّی اِلَیْکُمَا اِنْصَرَفْتُ یَا سَیِّدِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَوْلَایَ وَ اَنْتَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ یَا سَیِّدِیْ وَ سَلَامِیْ عَلَیْکُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَیْکُمَا غَیْرَ مَحْجُوبٍ عَنْکُمَا سَلَامِیْ اِنْشَآءَ اللهُ وَ اَسْئَلُهُ بِحَقِّکُمَا اَنْ یَّشَآءَ ذٰلِكَ وَ یَفْعَلَ فَاِنَّهُ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اِنْقَلَبْتُ یَا سَیِّدَیَّ عَنْکُمَا تَائِباً حَامِداً لِلّٰهِ شَاکِراً رَاجِیاً لِلْاَجَابَةِ غَیْرَ آیِسٍ وَ لَا قَانِطٍ آئِباً عَائِداً رَاجِعاً اِلٰی زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَ لَا مِنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَآئِدٌ اِنْشَآءَ اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَ اِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِیْکُمَا وَ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اَهْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللهُ مَا رَجَوْتُ وَ مَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّهُ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔

زیارت عاشورہ غیر معروفہ

اور اس کے پڑھنے کا طریقہ

دس محرم الحرام عاشور کے دن پڑھی جانے والی ہمارے اماموں کی تعلیم کردہ زیارات اور اعمال میں زیارت عاشورہ معروفہ کے علاوہ ایک دوسری زیارت بھی ہے جو ہمارے درمیان تقریباً ناشناختہ ہے اس سے لوگ آشنا نہیں ہیں اسی وجہ سے اس کو وہ مقبولیت وشہرت نہ مل سکی جو زیارت عاشورہ معروفہ کو حاصل ہے اسی لئے اس زیارت کو زیارت عاشورہ غیر معروفہ کہتے ہیں اس زیارت میں یہ خاص بات ہے کہ زیارت عاشورہ معروفہ کی طرح اس میں سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام نہیں ہے اسکی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے کے طریقے میں کسی طرح کا کوئی اختلاف و احتمال کہیں نہیں ملتا جبکہ زیارت عاشورہ معروفہ جو ہمارے درمیان رائج ہے اس کے پڑھنے کے طریقے میں روایت کو دیکھتے ہوئے بہت سے احتمالات پیش کئے گئے ہیں جیسا کہ کتب زیارات سے ظاہر ہے ۔۔زیارت عاشورہ غیر معروفہ ان مومنین کے لئے جو اپنی بے پناہ مشغولیت کے باعث زیارت عاشورہ معروفہ سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے وہ لوگ اس زیارت کو کم وقت میں آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور مستقل اپنے ورد میں رکھ سکتے ہیں یہ زیارت بھی اجر وثواب، دینی اور دنیوی مقاصد کے

حصول کے لحاظ سے زیارت عاشورہ معروفہ سے کم نہیں ہے بلکہ ہدف ومقصد کے لحاظ سے ایک ہے میں نے اس زیارت کو اپنے استاد حجۃ الاسلام مولانا شیخ عطا حسین نجفی طاب ثراہ (بنارسی) کو برابر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کہا کرتے تھے زیارت عاشورہ معروفہ پڑھنے والا اگرسو مرتبہ لعن اورسو مرتبہ سلام کے پورے فقروں کو نہ پڑھ سکے تو اسے زیارت عاشورہ غیر معروفہ پڑھنا چاہئے اس زیارت کو الحاج مرزا ابوالفضل تہرانی ؒ نے اپنی کتاب ,(شفاء الصدور فی شرح زیارۃ العاشور)،،میں نقل کی ہے یہ وہ عالم جلیل القدر ہیں جنکے متعلق محدث بزرگوار شیخ عباس قمی ؒ فرماتے ہیں ۔۔کان المیر زا ابوالفضل عالماً ،فاضلاً ،فقیھاً ،اصولیاً ،متکلماً ،عارفاًبالحکمۃ والریاضی ،مطلعاً علیٰ السیر والتواریخ ،ادیباً ،شاعراً ا ،توفیٰ فی تہران ۱۳۱۷ سنہ الحاج مرزا ابوالفضل تہرانی ،عالم ،فاضل ،فقیہ ،اصولی، متکلم ،علم حکمت وعلم ریاضی سے بخوبی واقف ،سِیَرْ وتواریخ سے باخبر ،ادیب وشاعر تھے انھوں نے ۱۳۱۷ سنہ میں تہران (ایران) میں وفات پائی انھوں نے زیارت عاشورہ غیر معروفہ کو ،،مزار قدیم،،نامی کتاب سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ کتاب مشہد مقدس رِضَوی میں موجود ہے اسی کتاب سے زیارت کے اور دوسرے نسخے لکھے گئے ہیں میں نے اس زیارت عاشورہ کو اسی نسخہ سے نقل کیا ہے۔

متن کے اعتبار سے اس زیارت میں اور،زیارت عاشورہ معروفہ میں کافی فرق ہے اس کے راوی علقمہ بن محمد حضرمی ؒ ہیں اور اس کے بتانے والے ہمارے

پانچویں امام حضرت محمد باقرؑ ہیں زیارت عاشورہ غیر معروفہ کی روایت کا خلاصہ پیش ہے ملاحظہ فرمائیں

علقمہ بن محمد حضرمیؒ کہتے ہیں ۔میں نے آقاؑ سے عرض کیا۔مولاؑ میں آپ پر قربان ۔ یہ فرمائیے کہ جو شخص کربلا سے بہت دور ہو اس کے لئے عاشور کے دن کربلا پہونچکر امام حسینؑ کی زیارت کرنا ممکن نہ ہو وہ کیا کرے ۔

امامؑ نے فرمایا۔جو شخص عاشور کے دن دور یا نزدیک سے مظلوم کربلاؑ کی زیارت کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ غسل کرے اور صحرا یا گھر کی چھت پر چلا جائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں رکعتوں میں سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد کربلا کی طرف اپنا رخ کرے اور امام حسینؑ کی قبر مطہر کی طرف اشارہ کرے اور انتہائی خضوع وخشوع کے ساتھ امام حسینؑ کی زیارت پڑھے،اس کے بعد امامؑ نے اسی زیارت عاشورہ غیر معروفہ کو تعلیم فرمایا۔علقمہ بن محمد حضرمیؒ کہتے ہیں کہ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا اے علقمہ ۔اِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَزُوۡرَہٗ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ بِھٰذِہِ الزِّیَارَۃِ الخ ۔اگر ہو سکے تو تم روزانہ اس زیارت کے ذریعہ امام حسینؑ کی زیارت کرو اس زیارت عاشورہ غیر معروفہ کو ثقۃ المحدثین حاج شیخ عباس قمیؒ نے بھی اپنی مولفہ کتاب ,مفاتیح الجنان،، میں نقل فرمایا ہے۔

امامؑ کے بیان کردہ آداب زیارت میں زیارت عاشورہ غیر معروفہ پڑھنے سے

پہلے غسل کرنا، صحرا، یا گھر کی چھت پر جانا مذکور ہے۔

زیارت پڑھنے والوں کو یہ جاننا چاہیئے کہ ان امور کو علماء و محققینؒ زیارت کے مستحبات و خصوصیات میں سمجھتے ہیں ان کی رعایت اگر ہو سکے تو کرنا چاہیئے اور نہ ہو سکے تو ان کی وجہ سے زیارت کو ترک نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خلوص سے زیارت پڑھ لینا ہی بے حد اجر و ثواب کا حامل ہے۔

مولا کے چاہنے والوں اور ان سے محبت کا دم بھرنے والوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ اس زیارت کو ضرور پڑھیں اللہ ہر روحانی جسمانی اور فکر و عمل پر آنے والی آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔۔

زیارت عاشورہ غیر معروفہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

مِنّیِ مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیلُ وَالنَّھَارُ، فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِیَّۃُوَجَلَّتْ فِی الْمُؤمِنِینَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰاتِ وَاَھْلِ الْاَرَضِیْنَ اَجْمَعِیْنَ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَتَحِیَّاتُہٗ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذُرِّیَّاتِکُمُ الْھُدَاۃِ الْمَھْدِیِّیْنَ، لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً خَذَلَتْکَ وَتَرَکَتْ نُصْرَتَکَ وَمَعُوْنَتَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ لَکُمْ، وَمَھَّدَتِ الْجَوْرَ عَلَیْکُمْ وَطَرَّقَتْ اِلٰی اَذِیَّتِکُمْ وَتَحَیُّفِکُمْ وَجَارَتْ ذٰلِکَ فِیْ دِیَارِکُمْ وَاَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَیْکُمْ یَا سَادَاتِیْ وَمَوَالِیَّ وَ اَئِمَّتِیْ مِنْھُمْ وَمِنْ اَشْیَاعِھِمْ وَاَتْبَاعِھِمْ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَکْرَمَ یَا مَوَالِیَّ مَقَامَکُمْ وَشَرَّفَ مَنْزِلَتَکُمْ وَشَاْنَکُمْ اَنْ یُّکْرِمَنِیْ بِوِلَایَتِکُمْ وَمَحَبَّتِکُمْ وَالْاِئْتِمَامِ بِکُمْ وَبِالْبَرَآئَۃِ مِنْ اَعْدَآئِکُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ الْبَرَّالرَّحِیْمَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ مَوَدَّتَکُمْ وَاَنْ یُّوَفِّقَنِیْ لِلطَّلَبِ بِثَارِکُمْ مَعَ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْھَادِیْ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍوَاَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْ یُّبَلِّغَنِی الْمَقَامَ

الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَاَسْئَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكُمْ
وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ اَنْ يُّعْطِيَنِیْ بِمُصَابِیْ بِكُمْ
اَفْضَلَ مَا اَعْطٰى مُصَابًا بِمُصِيْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
يَا لَهَا مِنْ مُصِيْبَةٍ مَا اَفْجَعَهَا وَاَنْكَاهَا لِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ
صَلَوَاتٌ وَّرَحْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ وَّاجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِی
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَاِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ
بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّالطَّيِّبِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا
اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ مَحْيَایَ
مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِیْ مَمَاتَهُمْ، وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ فِی
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ، اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمٌ
تُجَدَّدُ فِيْهِ النِّقْمَةُ وَتُنَزَّلُ فِيْهِ اللَّعْنَةُ عَلَى اللَّعِيْنِ يَزِيْدَ
وَعَلٰى اٰلِ يَزِيْدَ وَعَلٰى اٰلِ زِيَادٍ وَّعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَّالشِّمْرِ،
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَالْعَنْ مَنْ رَضِیَ بِقَوْلِهِمْ وَفِعْلِهِمْ مِنْ

اَوَّلِ وَاٰخِرٍ لَعْناً كَثِيْراً وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ وَاَسْكِنْهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآئَتْ مَصِيْراً، وَاَوْجِبْ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ شَايَعَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَتَابَعَهُمْ وَسَاعَدَهُمْ وَرَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَافْتَحْ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ رَضِيَ بِذٰلِكَ لَعَنَاتِكَ الَّتِيْ لَعَنْتَ بِهَا كُلَّ ظَالِمٍ وَكُلَّ غَاصِبٍ وَكُلَّ جَاحِدٍ وَكُلَّ كَافِرٍ وَكُلَّ مُشْرِكٍ وَكُلَّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ، وَكُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ وَاٰلَ يَزِيْدَ وَبَنِيْ مَرْوَانَ جَمِيْعاً ،اَللّٰهُمَّ وَضَعِّفْ غَضَبَكَ وَسَخَطَكَ وَعَذَابَكَ وَنَقِمَتَكَ عَلٰى اَوَّلِ ظَالِمٍ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ، اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ لَهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ اٰلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَالْعَنْ اَرْوَاحَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ نَازَلَتِ الْحُسَيْنَ بْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَحَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْ اَصْحَابَهٗ وَاَنْصَارَهٗ وَاَعْوَانَهٗ وَاَوْلِيَآئَهٗ وَشِيْعَتَهٗ وَمُحِبِّيْهِ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الَّذِيْنَ نَهَبُوْا مَالَهٗ وَسَلَبُوْا حَرِيْمَهٗ وَلَمْ يَسْمَعُوْا كَلَامَهٗ وَلَا مَقَالَهٗ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ كُلَّ مَنْ بَلَغَهٗ

ذَالِكَ فَرَضِیَ بِهٖ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَالْخَلَائِقِ
اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَیْنِ وَعَلٰی مَنْ سَاعَدَكَ وَعَاوَنَكَ وَوَاسَاكَ
بِنَفْسِهٖ،وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِی الذَّبِّ عَنْكَ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَامَوْلَایَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی رُوْحِكَ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰی
تُرْبَتِكَ وَعَلٰی تُرْبَتِهِمْ، اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَاناً
وَرَوْحاً وَرَیْحَاناً، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
یَابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَیَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَیَابْنَ سَیِّدَةِ
نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَهِیْدُ یَابْنَ الشَّهِیْدِ،
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا
الْوَقْتِ وَكُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّةً وَسَلَاماً، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ
سَیِّدِالْعَالَمِیْنَ وَعَلَی الْمُسْتَشْهَدِیْنَ مَعَكَ سَلَاماً
مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ
بْنِ عَلِیِّ نِ الشَّهِیْدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ،
اَلسَّلَامُ عَلَی الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُوْمِنِیْنَ الشَّهِیْدِ،
اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِیْرِ الْمُوْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَی الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِیْلٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی كُلِّ

مُسْتَشْهَدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً وَسَلَامًا .اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ .اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُمُ الْعَزَاءَ فِيْ مَوْلَاهُمُ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ اِمَامٍ عَدْلٍ تُعِزُّ بِهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا نَابَ مِنْ خَطْبٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى

كُلِّ اَمْرٍ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى فِيْ عَظِيْمِ الْمُهِمَّاتِ بِخِيَرَتِكَ وَاَوْلِيَاۤئِكَ وَذٰلِكَ لِمَاۤ اَوْجَبْتَ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ وَالْفَضْلِ الْكَثِيْرِ، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ، وَاجْعَلْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْنَ وَاسَوْهُ بِاَنْفُسِهِمْ وَبَذَلُوْا دُوْنَهٗ مُهَجَهُمْ وَجَاهَدُوْا مَعَهٗ اَعْدَاۤئَكَ ابْتِغَاۤءَ مَرْضَاتِكَ وَرَجَاۤئَكَ وَتَصْدِيْقاً بِوَعْدِكَ وَخَوْفاً مِّنْ وَعِيْدِكَ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لِّمَا تَشَاۤءُ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

عمل عاشورہ، بطریق دوم

عاشورہ کے دن بہترین عمل یہ ہے کہ پہر دن چڑھے یعنی سورج نکلنے کے تین گھنٹے بعد (اگر ممکن نہ ہو تو سورج نکلنے کے بعد) خلوص نیت کے ساتھ چار رکعت نماز دو سلام کے ساتھ پڑھے پہلے نیت کرے کہ میں نماز پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللہِ پھر دو، دو، رکعت کر کے نماز صبح کی طرح چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ حمدؔ کے بعد سورہ قُلْ یَاۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۂ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔ تیسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اَحزَاْب چوتھی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ مُنَاْفِقُوْن پڑھے۔ اگر یہ سورے یاد نہ ہوں تو جو سورہ یاد ہو پڑھے۔ اور ہزار مرتبہ حضرت کے قاتلوں پہ لعنت کرے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے،، اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَاْبِہٖ اور جس جگہ کھڑا ہو وہاں سے ،اِنَّاۤ لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاْجِعُوْنَ رِضاًم بِقَضَاْئِہٖ وَتَسْلِیْماً لِاَمْرِہٖ کہتا ہوا آگے بڑھے (اِس آگے بڑھنے کو ایک شمار کرے اس کے بعد یہی فقرہ کہتا ہوا پیچھے ہٹے اور اسے دو شمار کرے) اس طرح سات بار کرے نہ کہ چودہ بار، اور مظلوم کربلا کو یاد کر کے روتا جائے اور محزون

مغموم رہے پھر اپنی جگہ ٹھہرے اور کہے اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَالَّذِیْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِیَائَكَ وَعَبَدُوْا غَیْرَكَ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْرَضِیَ بِفِعْلِهِمْ لَعْناً كَثِیْراً، اَللّٰھُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَیْدِی الْمُنَافِقِیْنَ الْمُضِلِّیْنَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِیْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحاً یَسِیْراً،وَاَتِحْ لَهُمْ رَوْحاً وَفَرَجاً قَرِیْباً، وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَّدُنْكَ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَاناً نَصِیْرًا۔

اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور دشمنانِ آلِ محمدؑ پر لعن کرنے کا قصد کرے اور کہے ۔اَللّٰھُمَّ اِنَّ كَثِیْراً مِّنَ الْاُمَّةِ نَاْصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِیْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَ كَفَرَ تْ بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلٰی الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَیْنِ الَّذَیْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَأْتِ الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَ كَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّاجَاءَهَا، وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَیَّعَتْ

حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ، اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَآئِكَ وَاَعْدَآءِ رَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ،وَفُتَّ فِيْ اَعْضَادِهِمْ، وَاَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ،وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ،وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَآءِ طَمًّا، وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمّاً، وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً، وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِيْ اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَآئَكَ اِنَّكَ ذُوْ نَقِمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ ،وَاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ، وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْاَرْضِ هَائِمَةٌ، اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهٗ وَاقْمَحِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهٗ، وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنِّجَاةِ،وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيْمَانِ، وَعَجِّلْ فَرَجَنَا، وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ اَوْلِيَآئِكَ ،وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدّاً، وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْداً ،اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْداً ،وَاسْتَهَلَّ بِهٖ فَرَحاً وَمَرَحاً، وَخُذْ آخِرَهُمْ كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ، وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ

وَاَهْلِكَ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبْرِحْمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ، اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذِلَّةِ بَقِيَّةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ ،وَاَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ ،وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ، وَاكْشِفِ الْبَلَآءَ وَاللَّاوَآءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ، وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ ،وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَعَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ اَيَّامًا مَّشْهُوْدَةًوَاَوْقَاتًا مَحْمُوْدَةً مَسْعُوْدَةً، تُوْشِكُ فِيْهَا فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَائِكَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ م بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا،اَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ، يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ ،يَاوَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

وَاَنَا یَا اِلٰهِیْ عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ اِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِاَنَّهُ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ،اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَائِيْ ،وَاسْمَعْ یَا اِلٰهِیْ عَلَانِيَتِيْ وَنَجْوَايَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهُ، وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ، وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ،اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ اَوَّلاً وَآخِرًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَّآلَ مُحَمَّدٍ،بِاَكْمَلِ وَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،اَللّٰهُمَّ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ،وَاجْعَلْنِيْ يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيْعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِي التَّمَسُّكَ بِحُبِّهِمْ وَالرِّضَا بِسَبِيْلِهِمْ وَالْاَخْذَ بِطَرِيْقَتِهِمْ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ پس سجدے میں جائے اور اپنا منہ خاک پر رکھے اور کہے یَا مَنْ يَّحْكُمُ مَا يَشَاءُ، وَيَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوداً مَشْكُوراً ،فَعَجِّلْ يَا مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ

فَاِنَّكَ ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَكْثِيْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُوْلِ يَا اَصْدَقَ الصَّادِقِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَاَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ مُتَضَرِّعاً اِلَيْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ اَمَلِيْ وَالتَّجَاوُزَ عَنِّيْ وَقَبُوْلَ قَلِيْلِ عَمَلِيْ وَكَثِيْرِهٖ وَالزِّيَادَةَ فِيْ اَيَّامِيْ وَتَبْلِيْغِيْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ، وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ يُدْعٰى فَيُجِيْبُ اِلٰى طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِيْ ذٰلِكَ قَرِيْبًا سَرِيْعًا فِيْ عَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر آسمان کی طرف سر کو بلند کرے اور کہے:

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَكَ فَاَعِذْنِيْ يَا اِلٰهِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذٰلِكَ۔

زیارت آخر روز عاشورہ

عاشورہ کے دن آخری ساعت میں امام حسینؑ کے حرم کو یاد کرے اس لئے کہ وہ اسی وقت اسیر ہوئیں ہیں اور ان پر وہ مصیبتیں گزریں جسے کوئی سوچ نہیں سکتا۔لہذا اس وقت رسول خداؐ،علی مرتضیٰؑ،فاطمہ زہراؑ،حسن مجتبیٰؑ،اور امام حسینؑ کی تمام ذریت پر سلام کرے اور ان کو تعزیت پیش کرے اور سوز دل اور گریہ کے ساتھ یہ زیارت پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ

اَلْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِیَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ،اَلسَّلَا مُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِی الزَّكِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ ،فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِیْنَ وَفِیْ سُكَّانِ الْاَرَضِیْنَ ،فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِیَّاتُهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰی آبَآئِكَ الطَّاهِرِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذَرَارِیْهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی رُوْحِكَ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ، وَعَلٰی تُرْبَتِكَ وَعَلٰی تُرْبَتِهِمْ،اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَیْحَانًا،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ یَابْنَ

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَيَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ يَابْنَ الشَّهِيدِ يَا اَخَ الشَّهِيدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْوَقْتِ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا. سَلَامُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ يَابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلَامًا مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَ عَقِيلٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِنِ الْحَسَنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ، يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى وَقِرَايَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَنْ يَرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهُ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ O

زیارت وارثہ حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ، يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ

بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُّدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ، وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ ،اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَايِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَآئِبِكُمْ وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ وعَلٰى بَاطِنِكُمْ O

زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنُ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ ،لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ O

زیارت سائر شہدائے کربلا علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَوْلِيَآءَ اللهِ وَاَحِبَّآءَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَصْفِيَآءَ اللهِ وَاَوِدَّآءَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَلِيِّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاۤ اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَاۤ دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ ○

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ،اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَّ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ، لَعَنَ اللهُ الظّٰلِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ،وَاَلْحَقَهُمْ بِدَرَكِ الْجَحِيْمِ۔ ○

زیارت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

اَلسّلَامُ عَلَیْكَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَمْسَ الشُّمُوْسِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ .اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُغِیْثَ الشِّیْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَاءِ .اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُلْطَانَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَالْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ O

زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَظْهَرَ الْاِیْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَرِیْكَ الْقُرْآنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ زَمَانِنَا هٰذَا عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ مَخْرَجَكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تاریخی نظم بسلسلۂ اشاعت کتاب ''اسرارزیارت اربعین''

نتیجہ فکر: مولاناسید علی حماد صاحب قبلہ فاضل فیض آبادی

مطلع

زیارت اربعین پڑھئے کہ شیعہ ہونے کی ہے علامت
ثواب اس کا ملے گا بیحد جوکوئی مومن پڑھے بہ رقت

ہو روح بالیدہ مرد عارف جو شرح کے ساتھ پڑھ لے اس کو
کہ عالم دیں محمد حجت نے کی ہے اس میں بڑی ریاضت

جناب کو درس اور تدریس سے جو ملتی ہے تھوڑی فرصت
تو حتی الامکاں قلم سے کرتے ہیں مذہبی اور دینی خدمت

ضعیف ونابینا جابر نیک خوتھے مولاکے پہلے زائر
بروز چہلم لحد پہ پہونچے تھی ایسی شبیرؑ سے عقیدت

مخالفت میں حکومتوں نے لگادی بھرپوراپنی طاقت
ہراک زن ومرد جاں بہ کف تھا نہ کم ہوئی زائروں کی ہمت

نثار بچوں کو کرکے اورہاتھ پیر کٹواکے یہ بتایا
حسین مظلوم کی زیارت، کی جان سے ہے زیادہ قیمت

بروز چہلم عراق کی سرزمین پر چھ کروڑ زائر
تھے ساٹھ ملکوں سے قبرِ سبطِ نبی پہ آئے اٹھا کے زحمت

اب اپنے خالق سے شاعر اہلبیت کی بس یہی دعا ہے
کہ اک دفعہ اور کرلے اے مولا آپ کے روضہ کی زیارت

ملا ہے ''شرح زیارت اربعین'' کا سن جو عیسوی میں
تو لکھ دو فاضلؔ بلند طالع محمد حجت کی ہے بضاعت

۱۹۶ + ۵۰۳ + ۱۳۱۸ = ۲۰۱۷عیسوی